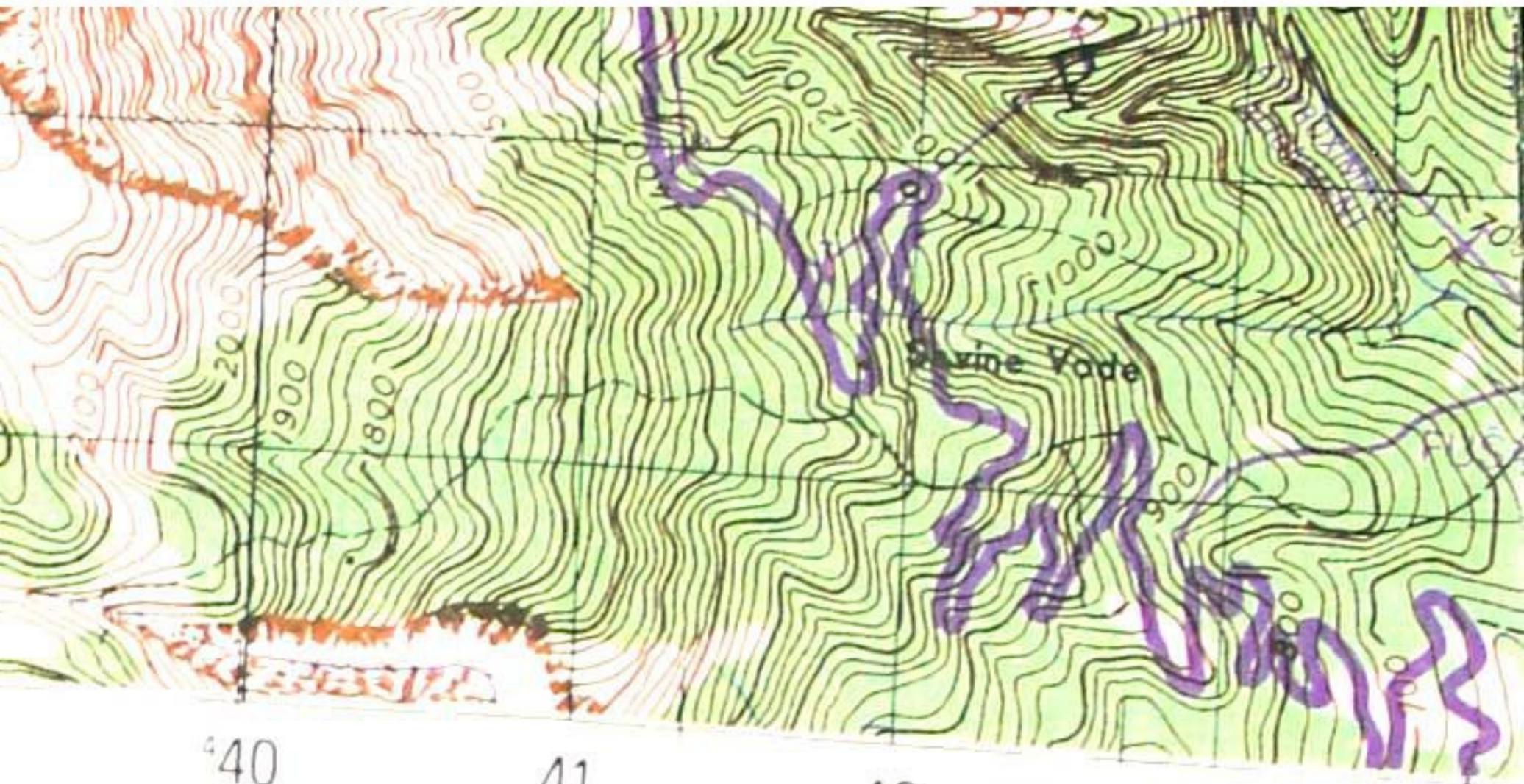
456

Marfat.com

Marfat.com



2 3 Statute Miles

3000 4000 Meters

3000 4000 Yards

2 Nautical Miles 3

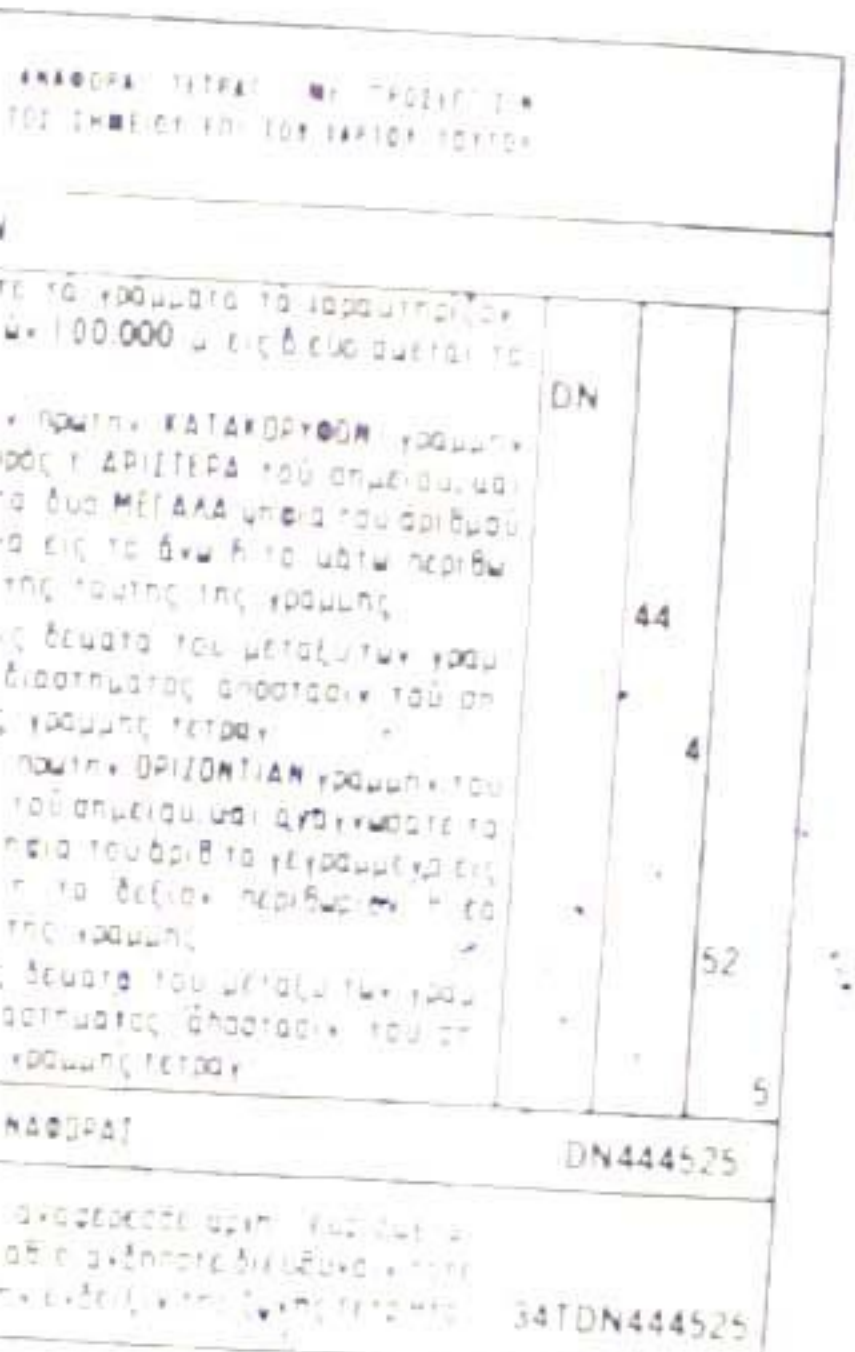
CONTOURS AT 10 METER INTERVALS
ΙΣΟΔΙΑΣΤΑΣΕΩΣ 10 ΜΕΤΡΩΝ

GEODETIC SYSTEM 1984
ONE METER UTM ZONE 34
TRANSVERSE MERCATOR
MEAN SEA LEVEL
GEODETIC SYSTEM 1984
NIMA 8 90

GLOSSAR

Brijeg
Cesta
Dolina
Dolina
Glava
Gora
Gorje
Jama
Kris
Mala
Mala
Manastir
Potok
Reka
Suma
Vrata vrelo
Vrh

m
pa
va
ko
pe
Ste
mo
up
dep
roc
cliff
mou
sma
mou
stre
river
fores
Spring
Dear



GRID CONVERGE
0°31' 19 MILS
FOR CENTER OF S

ΣΥΓΚΛΙΣΙΣ ΤΕΤΡΑΓ
0°31' (9 ΧΙΛΙΟΣΤΑ)
ΚΕΝΤΡΟΝ ΤΟΥ Φ

1995
G M ANGLE
3' (50 MILS)

1995 G-M ΓΩ
3' (50 ΧΙΛΙΟΣ

THIS MAP IS RED-LIGHT READA

الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغِ چشتیاں را روشنائی

فرمانِ نور

ساڈا دوست دلیندا نور محمد خواجہ

ڈھولا یار چہیندا نور محمد خواجہ

مؤلف

میاں اخلاق احمد
ایم۔اے

انجمن غلامانِ اللہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام تالیف	فیضانِ نور تذکرہ مولوی خدا بخش ٹھٹھوی الملقب بہ خواجہ فیضِ کمال چشتی نظامی مہاروی فخری رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف	میاں اخلاق احمد ایم۔اے (پنجاب) لاہور
کتابت	ڈاکٹر عبدالرحمٰن ڈی۔وی۔ایم کامونکے ضلع گوجرانوالہ
طبع	اوّل
ناشر	انجمن غلامانِ اولیاء اللہ کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ
زیرِ اہتمام	محمد نعیم کاشمیری، محمد ندیم کاشمیری
سالِ طباعت	سنہ ۱۹۸۶ء
سائز	۱۸×۲۳/۸
تعداد صفحات	۸۰
تعداد اشاعت	پانچ سو

ملنے کے پتے

(۱) رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا گنج بخش ہجویریؒ لاہور۔

(۲) جامع مسجد غوثیہ مدرسہ انوارِ مدینہ صدیق کالونی راوی روڈ لاہور۔

(۳) اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ نزد مدرسہ انوار العلوم ملتان۔ نوری کتبخانہ بوہڑ گیٹ ملتان

(۴) نادر کتاب گھر نیو فرینڈ مارکیٹ کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ۔ مدرسہ شمس العلوم چشتیہ غوثیہ کوٹ

(۵) مدرسہ انوار الاسلام بلیسر آباد کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ۔

(۶) محمد اشرف سلہریا، سلہریا منزل توحید آباد گلی نمبر ۴۴ راوی روڈ لاہور۔

(۷) منصور اصغر مکان نمبر ۱۵ گلی نمبر ۱ قلعہ محمدی راوی روڈ لاہور ۲۔

(۸) شفیق عباس چوہان غیور اکیڈمی صمد پورہ اوکاڑہ۔

Marfat.com

مندرجات

سد (۲) حرفِ اوّل (۳) نذرانۂ عقیدت (۴) شجرہ منظوم (۵) تعارف (۶) اظہارِ خیال

باب اوّل: تبلیغ اسلام و سلسلہ عالیہ چشتیہ

باب دوم: کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ تاریخ کے آئینہ میں

باب سوم: مولوی خُدا بخش کے ابتدائی حالات

(۱) حسب و نسب و ولادت (۲) تعلیم و تربیت

(۳) بیعت و خلافت

(۴) سلسلہ طریقت

باب چہارم: آپ کے پیر و مُرشد و مشائخِ طریقت

۱۔ خواجہ قبلہ عالم نُور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت حافظ جمال اللہ مُلتانی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) صاحبزادہ غلام فرید ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

باب پنجم: دیگر احوال و آثار مولوی خُدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

(۱) محبتِ شیخ (۲) خدمتِ خلق (۳) مشائخ و علماء سے محبت و عقیدت

(۴) زیارتِ مزارات (۵) اِخلاق و عادات (۶) عبادت و ریاضت (۷) حُبِ رسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم (۸) حلیہ و لباس (۹) اقوال (۱۰) تالیفات۔

(۱۱) وصال و مدفن (۱۲) اولاد و امجاد (۱۳) تلامذہ

باب ششم: (۱) تتمہ (۲) حوالہ جات توضیحات (۳) بعض احوال بسبب مذکور در تذکرہ (۴) کتابیات

Marfat.com

جناب محمد متین صاحب نے فاضلِ محترم میاں اخلاق احمد صاحب کو کچھ مو
کیا جس کی میاں صاحب نے خود تحقیق فرمائی۔ اس طرح ایک بزرگ ہستی اور
کے ساتھ دیگر بزرگوں کے اسمائے گرامی اور مختصر حالات و واقعات محفوظ
محترم میاں اخلاق احمد صاحب بڑے سادہ مزاج، ذی علم بزرگ ہیں اور
دین سے غایت درجہ عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ نے متعدد بزرگوں کے احوال و آ
پر کتابیں ترتیب دے کر اور اپنی گرہ سے طبع کرا کر مفت تقسیم کی ہیں۔ ان کی تصنی
"تذکرۂ حضرتِ الیشاں" پانچ بار منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہے۔ اور اس کے
حضرت خواجہ فخرِ جہاں دہلوی علیہ الرحمۃ کا تذکرہ بھی قبولیتِ عامہ کا شرف حاصل کر
اللہ تعالیٰ میاں صاحب کی عمر دراز فرمائے اور وہ اسی طرح بیش از بیش علمی خدما
سرانجام دینے میں مصروف رہیں۔

آخر میں میں جناب محمد متین کاشمیری کیلئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خود
پڑھنے کی توفیق عطا کرے اور انہیں اپنے نانا جان کا متبع بنائے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

گدائے کوئے چشت

محمد موسیٰ عفی عنہٗ

۱۱ فروری ۱۹۸۷ء

Marfat.com

حروفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

عمدہ وفضلی علی رسولہ الکریم

از فیض تو ہر خراب معمور آمد

و ز لطف تو ہر غم زدہ مسرور آمد

اولیائے اللہ اور صوفیائے کرام نے سرزمینِ پاک و ہند میں جو کردار ادا کیا وہ بلاشبہ تاریخ ساز اور انقلاب آفرین تھا۔ اِس سلسلہ میں جو خدمات انجام دیں وہ ہماری مذہبی اور ثقافتی تاریخ کا روشن باب ہے۔ ہمارے عوام کی ایک کثیر تعداد ان بزرگوں کی عقیدت مند ہونے کے باوجود ان کی قد آور شخصیات اور ان کے کردار کی صحیح اہمیت سے نا آشنا ہے۔ اور اِس ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا جاتا ہے کہ اولیائے کرام کی حیات و تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے تاکہ عوام الناس کے سامنے بزرگانِ دین کے کردار کی اصل حقیقت پیش ہو۔

زیرِ نظر کتابچہ بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اِس میں مختصر مگر جامع انداز میں بتایا گیا ہے کہ اِن بزرگانِ دین کا مِشن کیا تھا اور کس طرح اپنے مشن میں کامیاب و کامران ہوئے۔ اِس کامیابی کی سعادت شمال اور وسطی ہندوستان میں حضرت سیّد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، ملک ایاز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیّد میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیّد یعقوب زنجانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیّد عزیز مکّی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیّد احمد توختہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر لاتعداد صوفیائے کرام کو بھی نصیب ہوئی۔ جنہوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں قیام کیا خدمتِ دین کے لیئے

Marfat.com

اپنی زندگیاں وقف کیں اور علمِ دین کی بھرپور اشاعت کی اور اس بارِ گراں کو اپنے مضبوط کندھوں پر اُٹھایا اِس طرح یہ چراغ جلتا رہا اور کفر کے ظُلمت کدے میں اسلام کا نُور پھیلتا گیا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اجمیر، حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی اور حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اجودھن (جسے بعد میں مغل شہنشاہ اکبر نے ازراہِ عقیدت پاک پتن کا نام دیا) کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور ان مراکز میں جماعت خانے قائم کیئے۔ اپنے اپنے دور میں رُشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا جو چراغ روشن کیئے اُنہوں نے تیرہ وتار راہوں کو بُقعۂ نُور بنا دیا۔

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ چشتیہ کا مرکزی نظام درہم برہم ہو گیا اور صوبوں میں مرکز سے غیر متعلق خانقاہیں قائم ہو گئیں تھیں۔ مرکزیت ختم ہو جانے سے سلسلہ کے نظام کی اساس و بنیاد بدل گئی۔ اِس صورت کے مدِ نظر حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ سلسلہ چشتیہ کے بے ترتیب نظام میں ایک بار پھر باقاعدگی پیدا کی۔ متقدمین صوفیاء کی نہج پر تبلیغ و اشاعت اور اصلاح و تربیت کا کام شروع کیا۔ ملک کے دُور دراز علاقوں میں اپنے خلفاء بھیجے جنہوں نے ارشاد و تلقین کا کام شروع کیا۔ حضرت شاہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد (دکن) چلے گئے۔ وہاں نظامیہ سلسلہ کی شاندار خانقاہ قائم کی۔ ہزاروں انسانوں نے اُن سے ہدایت پائی معاصر تذکرہ نویسوں کا بیان ہے کہ ان کے ایک لاکھ مرید تھے جو سلسلہ چشتیہ نظامیہ سے منسلک تھے اور اس سلسلہ کو فروغ دیتے تھے۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند حضرت مولانا شاہ فخر الدین فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس وقت ارشاد و تلقین کا کام شروع کیا جبکہ مسلمان تنزّل اور انحطاط کی آخری حد پر پہنچ چکے تھے۔ آپ کی صحبت جادو کا اثر رکھتی تھی۔ جو ان کی خانقاہ میں آجاتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا جس پر نظر پڑتی گردن جھکا دیتا۔ جرائم پیشہ لوگ پناہ ڈھونڈنے آتے اور ولی بن کر نکلتے۔ آپ گمراہوں میں ہدایت کے نُور تھے۔

آپ کے مشہور خلفاء جنہوں نے بڑی دلچسپی اور جانفشانی کے ساتھ سلسلہ نظامیہ کی ترویج و اشاعت میں کام کیا۔ اِن میں حضرت مولانا خواجہ نُور محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نظامی فخری مہاروی نے پنجاب میں، حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یو۔پی میں حضرت مولانا جمال الدین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے رام پور میں، حضرت مولانا میر ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جے پور میں، حضرت میر سیّد شمس الدین رحؒ نے اجمیر شریف میں اور حضرت مولانا حاجی لعل محمد چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ، مزار دہلی) نے دہلی اور اس کے اطراف وجوانب میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی زبردست تبلیغ واشاعت میں بڑی پُرخلوص جدوجہد کی اور حاجی لعل محمد رحمۃ اللہ علیہ نے خاص کر دہلی میں آپ کے جاری کردہ مدرسہ کو سنبھالا اور ان کے علمی فیض کو حتی المقدور جاری رکھا۔

خواجہ نُور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاءؒ نے پنجاب میں اس سلسلہ کو اور آگے بڑھایا پنجاب وسرحد کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ کے فیضان کا اثر موجود نہ ہو۔ اس سلسلہ کی اشاعت کا سہرا تمام تر آپ اور آپ کے خلفاء کے سر ہے۔ تونسہ شریف، سیال شریف، میرا شریف، مروالہ شریف، گولڑہ شریف، جلال پور شریف، گلی باغ شریف، یکھلی شریف، بیڈرہ شریف، کوٹ مٹھن شریف اور ان کی سینکڑوں شاخیں سب حضرت خواجہ نُور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے انوار وفیوضات کی مُنہ بولتی تصویریں ہیں۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی چوتھی پُشت سے تعلق رکھنے والے خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ابن صاحب زادہ خواجہ حافظ غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آبا واجداد کی تقلید میں بدامنی کے زمانہ میں جب کہ مسلمان سیاسی ومعاشی طور پر مفلوج تھے درسگاہیں قائم کیں اور درس وتدریس کا سلسلہ خلوص خواہ انتظام کے ساتھ جاری رکھا۔ آپ کے خلیفہ مولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ کو اور وسعت دی آپ نے اشاعت اسلام اور قیام امن کے لیئے جو خدمات انجام دیں وہ اس کتاب کا موضوع ہے چنانچہ اس سلسلہ کے مؤرخین یا تذکرہ نگاروں نے ایسی بزرگ ہستیوں کے ذکر میں محیر العقول، مافوق الفطرت واقعات اور عجیب وغریب کرامات کا بیان بڑے مزے لے لے کر کیا ہے لیکن بحثیت ان کی سیرت وکردار اور روحانیت کو کماحقہ، اُجاگر نہیں کیا جو درحقیقت اس زمین پر اشاعت اسلام کا باعث بنی۔

دستیاب اصل مصادر اور ماخذ کی روشنی میں آپ کی صحیح شخصیت، کارنامے اور ہم عصر تاریخی حالات، دینی اور علمی خدمات کا ایک تفصیلی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کے بعض مشائخ طریقت اور پیر ومُرشد ان کی تعلیمات، علمی ودینی خدمات جو ان کی زندگی کا اہم پہلو تھا

Marfat.com

بیان کر کے وہ ماحول پیش کر دیا ہے جس پر آپ اور دوسرے عظیم الشان بزرگ جادہ طریقت پر گامزن ہوئے۔

اس تحریر میں ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ حالات و واقعات بالکل صحیح درج کئے جائیں۔ مبالغہ سے قطعاً اجتناب کیا گیا ہے البتہ مولوی صاحب کے ذکر میں جہاں کسی اور بزرگ یا کسی اہم ہستی کا نام آ گیا ہے۔ تتمہ میں اس کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ اکثر مقامات پر ماخذ کے حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ مفصل مطالعہ کیلئے اصل کی طرف رجوع کیا جا سکے۔

میں آخر میں اپنے محب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری، محترمی جناب عالمگیر شجاع صاحب، محمد بیاض صاحب سونی پتی، جناب عالم حسین چیمہ صاحب، ایم۔اے، ایل ایل۔بی، اور محمد متین صاحب کاشمیری کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے اس کتاب کی تدوین و تالیف میں میری مدد فرمائی۔ قیمتی مشوروں سے نوازہ، بعض قابلِ قدر نایاب کتب اور مواد فراہم کیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

آخر میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور اسے فلاحِ دارین کا موجب بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

خاکِ راہِ دردمنداں

میاں اخلاق احمد عفی عنہ

(کاچھو)

۳۳۳، شاد باغ لاہور

۱۵، اپریل سنہ ۱۹۸۵ء

Marfat.com

نذرانۂ عقیدت

بحضور حضرت خواجہ قبلۂ عالم نُور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نذر گزار، حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف

ساڈا دوست دِلیں دا نُور محمد خواجہ
ڈھولا یار چہیندا نور محمد خواجہ

ساڈی ساری شرم بھرم دا
ہے تیڈڑے گل وِچہ لاجا

عرب وی تیڈی عجم وی تیڈی
سندھ پنجاب دا راجہ

زمین زَمن وچ وجدا گجدا
فیض تیڈے دا واجا

قدم تیڈے وچ نوں منڑ بھاگم
انگن میڈے لوں پاجا

دِلبر جانی یُوسف ثانی،
موہن مُکھ ڈکھلاجا

نوشہ شہر مہار دا بنڑا
سکدی کوں گل لاجا

نین فرید دے درس پیاسے
آجا ناں ترساجا

Marfat.com

نذرانۂ عقیدت

بحضور حضرت مولوی خدا بخش ڈھڈی المعروف بہ خواجہ فیضِ کمال چشتی مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نذرگزار: محمد بیاض سونی پتی

مبنعِ سرِ حقیقت خواجہ فیض کمال

واقفِ رازِ طریقت خواجہ فیض کمال

جن کے در پر جھک رہے ہیں شہریارانِ جہاں

صاحبِ لطف و عنائت خواجہ فیض کمال

آپ کا پیکر سراپا خلق تھا، اخلاص تھا

پیکرِ مہر و مروت خواجہ فیض کمال

جن کے خادم کا مقدر ہے سکندر سے فزوں

صاحبِ اعزاز و شوکت خواجہ فیض کمال

مظہرِ نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ناصرِ اسلام تھے

صد نویدِ فتح و نصرت خواجہ فیضِ کمال

پرتوِ نورِ و جمالِ قبلۂ عالم فرید

اور کمالِ حسنِ فطرت خواجہ فیض کمال

از رہِ کمال الدین مدد فرمائیے

موجۂ بحرِ سخاوت خواجہ فیض کمال

ہے کہاں ناچیز عاجز تشنہ لب احقر بیاض

اور کہاں شاہِ ولایت خواجہ فیض کمال

Marfat.com

منقبت

بحضور حضرت مولوی خدا بخش ڈھڈی الملقب بہ خواجہ فیض کمال چشتی مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نذر گزار: صوفی محمد صابر چشتی فیضی شاہجمالی

زبان گنگ ہے اور قلم بازبان ہے
نجانے یہ کس کا ہوا مدح خواں ہے

شبینہ میں اکثر یہ دیکھا ہے، میں نے
کہ شب ہے تو دن ہے جو دن ہے زماں ہے

چمن ہیں شگفتہ، دمن ہیں شگفتہ
یقیناً خزاں آج گریہ کناں ہے

چہکتے ہیں بلبل، مہکتی ہیں کلیاں
طنبورے کا سر و سمن ترجماں ہے

نہایت ادب سے یہ کہتی ہے کوئل،
یہ کس کی ہے آمد کہ ایسا سماں ہے

زمین و زماں ہیں، مکین و مکاں ہیں،
عدم میں اک ہستی ہوئی ضوفشاں ہے

ہے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
یہ ذی روح وہ ہے جو روحِ جہاں ہے

وہ جسکو فرشتے جھلاتے ہیں جھولے
خدا بخش ڈھڈی کی روحِ رواں ہے

بظاہر ہیں نسب ان کا ہے چاولی رضؓ سے
بباطن یہ محبوب پیرِ مغاں ہے

کمال دیں مہارویؒ سے ہے انکو نسبت
یہ قبلۂ عالم کے در کا فیضاں ہے

مجسّم شریعت، سراپا طریقت
شرافت کا منہ بولتا وہ بیاں ہے

برابر ہیں ان کے لیئے دوست دشمن
سبھی سے یہ اندازِ خندہ کناں ہے

غریبوں یتیموں کے تھے وہ سہارا
فقیروں ضعیفوں کی جاں انکی جاں ہے

شب و روز یادِ خدا میں تھے کٹتے
وہ حق کا ہے جلوہ حق اسمیں نہاں ہے

قصیدۂ بردہ کا تھا تیر جن کا
دلائل خیرات اُن کی کماں ہے

سرکوٹ اَدّو بنا جن کا مدفن
کہ جن کے بطن میں نواب اَدّو خاں ہے

محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے
سدا چشتیوں کا یہ قائم نشاں ہے

الٰہی مجھے بخش ان کے صدقے
یہ سرمایہ صابرؔ کا مالِ گراں ہے

Marfat.com

هٰذا شجرۃٌ طیبۃٌ اصلھا ثابتٌ فی الکونین

شجرہ شریف سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ

فخریہ مہاریہ

فضل کر یارب تو حبیبِ کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے

ہوں نحیف و ناتواں بندِ محبت میں اسیر
مشکل آساں کر علی المرتضےٰ کے واسطے

حضرت خواجہ حسن بصری کو لاتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحد اہلِ اتقا کے واسطے

کر کرم مجھ پر طفیل خواجہ ابنِ عیاض
شاہِ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے

حضرتِ خواجہ حذیفہ کے لیئے تو رحم کر
اور بصیر بصریہ صاحبِ ہدیٰ کے واسطے

خواجہ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ ابواسحٰق قطبِ چشتیہ کے واسطے

خواجہ ابدال احمد بو محمد مقتداء
خواجہ بو یوسفِ صاحبِ صفا کے واسطے

خواجہ مودودِ حق اور خواجہ حاجی شریف
خواجہ عثمان اہلِ اقتداء کے واسطے

والیٔ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن
شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام شیریں ہو طفیلِ خواجہ گنج شکر
اور نظام الدین محبوبِ الٰہ کے واسطے

دل کو روشن کر طفیلِ شہ نصیر الدین چراغ
اور کمال الدین علامہ اصفیا کے واسطے

حضرت شیخ سراج الدین مردِ باصفا
خواجہ علم الدین شیخِ بے ریا کے واسطے

حضرت محمود راجن سرورِ دنیا و دیں
اور جمال الدین حمن صاحبِ رضا کے واسطے

شیخ حسن اور خواجہ شیخ محمد کے طفیل
خواجہ یحییٰ مدنی مقتداء کے واسطے

مشکلیں حل کر طفیلِ شاہ کلیم اللہ دلی
اور نظام الدین مقبولِ خدا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیرِ عالم فخرِ دیں
خواجہ نور محمد راہنما کے واسطے

Marfat.com

اِسنمائے سالکاں و پیشوائے عارفاں — حسن عالم اور جمالِ اولیاء کے واسطے
ماصہ والاہیں فریدِ حق جہاں کے دستگیر — شہِ کمال الدین امیرِ دوسرا کے واسطے
خاک پائے خواجگانِ چشت پہ نظرِ کرم — اور خدا بخش ولی پارسا کے واسطے

بخش دے اپنی محبت قطع کر دے ماسوا
برکتِ پیرانِ شجرہ چشتیہ کے واسطے

Marfat.com

تعارف

دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں پہ اولیاء اللہ جلوہ گر نہ ہوئے ہوں بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ اِنہیں بزرگانِ دین کے طفیل ہی اللہ تعالیٰ نے ہر خطے کو اپنی نعمتوں اور برکتوں سے سرفراز فرمایا آج دنیا کے کونے کونے میں اہلِ ایمان موجود ہیں جو انہی بزرگوں کی نگاہوں کا فیض ہے۔ زیرِ نظر تذکرہ "فیضانِ نوؒر" کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے ایک بزرگ مولوی خدا بخش ڈھڈی الملقب بہ خواجہ فیض کمال چشتی مہاروی جنہوں نے آج سے ایک صدی پہلے اس خطۂ ارضی پر جنم لیا، کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔

اس مردِ قلندر کا ذکر معاصرانہ تذکروں اور کتبِ تاریخ میں نہ ہونے کے باعث اِن کے حالات بڑی حد تک پردۂ اخفا میں ہیں۔

راقم الحروف نے بھی اِن کے کچھ واقعات اپنی زیرِ ترتیب تصنیف "تذکرہ علماء و مشائخ کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ" میں تحریر کیئے ہیں۔ اِس مردِ درویش کو رحلت فرمائے پچیس برس گزر چکے ہیں لیکن اِن کی گہری یادیں ابھی تک بے شمار دلوں میں وابستہ ہیں انہوں نے اپنے دَور میں زمانے کے ہر نشیب و فراز کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور گمراہی اور بدعقیدگی کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔

آپ نے علم و عرفان کے بے بہا انمول خزانے لٹائے آپ علماء، صلحا اور صوفیاء کے ساتھ تواضع اور انکساری سے پیش آتے تھے۔ اور ان کا ادب کرتے تھے۔ اِس وقت ضرورت اِس امر کی ہے کہ ایسے بزرگان کے دینی، ملّی، مذہبی اور روحانی حالات اور کارناموں سے عوام الناس کو روشناس کرایا جائے۔

کوٹ اَدّو کی مذہبی تنظیم انجمن غلامانِ اولیاء کو "فیضان نوؒر" شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جس کے سرپرست صوفی باصفا الحاج غلام حیدر چشتی مہاروی اور صدر جناب محمد بیاض سوہنی پنتی ہیں جنہیں قبلہ مولوی صاحب کی صحبت اور خدمت کا شرف حاصل ہے چشتی

Marfat.com

بزرگوں کا یہ تذکرہ مختصر ہونے کے باوجود جامع انداز میں ہے جسے داتا کی نگری کے شہرت یافتہ ادیب اور فاضل جناب میاں اخلاق احمد صاحب ایم۔اے نے مرتب کیا۔

اس سے پہلے مؤلف کئی کتب سیر مرتب فرما چکے ہیں جن میں سلاسلِ اربعہ سے تعلق رکھنے والے اولیائے عظام کے حالات و واقعات درج ہیں۔ لیکن مؤلف کو جو مقبولیت سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ کے تذکروں سے ہوئی وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

مؤلف کا یہ تذکرہ بھی قارئین کیلئے نیا شاہکار ثابت ہوگا۔ جسے مؤلف نے بڑی محنت اور جانفشانی سے ترتیب دیا جو قاری کیلئے بہت زیادہ باعثِ فیض و برکت ہوگا۔ اس سے استفادہ کرنیوالے حضرات سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ مؤلف کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے اور انہیں اور زیادہ توفیق فرمائے کہ وہ اولیائے کرام کے حالات و واقعات کردار و سیرت کو حقیقی طور پر قلم بند کرتے رہیں۔

خاک پائے خواجگانِ چشت

متین کاشمیری

Marfat.com

اظہارِ خیال

از قلم: حضرت صوفی محمد بیاض قادری الکمالی چشتی صابری نقشبندی مجددی

بزرگانِ دین اور اہل اللہ حضرات کے حالاتِ زندگی اس لیئے مرتب کیئے جاتے ہیں کہ ان برگزیدہ ہستیوں کے مرید، عقیدت مند عوام ان کو مشعلِ راہِ ہدایت جان کر ان کے اقوال و افکار و حالات و افعال اور کردار سے دِلوں کو منور کریں اور منزلِ سلوک و مراد کی طرف گامزن ہوں اور ساتھ ہی برکات و فیوضات بھی حاصل ہوں۔

اللہ سبحانہ، سورۃ ہود میں ارشاد فرماتا ہے۔

(ترجمہ): "اور ہم آپ کے سامنے انبیاء کے واقعات بیان کرتے ہیں جس سے آپ کے قلوب کو قوت اور سکون عطا کریں"۔

ان واقعات کے ضمن میں اہلِ ایمان کیلئے حق اور حقیقت اور موعظت و نصیحت اور یاددہانی سامنے آجائے یعنی تمہارے دِل ایمان پر قائم ہوجائیں اور نصیحت حاصل کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگانِ دین اور اہلِ اللہ کے حالات و اقوال لکھنا کتنا اہم ہے۔ ان کے تذکرہ سے ان کے فضائل، کمالات، علم، ملی خدمات، تبلیغ اسلام، رشد و ہدایت کی معلومات ہونگی جس سے ایمان میں تازگی آئیگی اور یہ تذکرہ دعوت الی الحق کا ذریعہ ہوگا۔

خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ، تذکرۃ الاولیاء میں بیان کرتے ہیں کہ

"سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ بزرگانِ دین کے حالات حکایات اور روایات پڑھنے سننے سے مریدوں اور باقی اہلِ اسلام کو کیا حاصل ہوتا ہے تو حضرت نے فرمایا

"مردانِ راہِ خدا کا ذکر خدا تعالیٰ کے لشکروں میں ایسا لشکر ہے کہ اس کے طفیل مریدوں کا ٹوٹتا ہوا دِل اور اہلِ اسلام کا ایمان مضبوط ہوجاتا ہے"۔

Marfat.com

حضرت ابُو علی حقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اوّل، اگر مرد طالب ہوگا تو اس کی ہمت قوی ہوگی اور اسکی طلب بڑھے گی"

دوم، اگر کوئی متکبّر ہوگا تو اس کا تکبّر کم ہوگا اسکی جگہ عاجزی وانکساری آجائیگی۔"

بزرگان اور اھلِ اللہ کے حالات اِس لیئے تحریر کیے جاتے ہیں۔ بزرگانِ خدا اور اہلِ اسلام مریدین ومخلصین اِن کو اپنے لیے چراغِ راہ تصوّر کریں اور اِن کے حالات وافعال افکار کو شمعِ ہدایت ویقین جان کر دِلوں کو منوّر کریں اِن کے فیوضات سے برکت حاصل کرے۔

اِن ہی احساسات کے تحت محترم میاں اخلاق احمد صاحب ایم۔اے نے کتاب "فیضان نُور" تالیف فرمائی ہے۔ جس میں حضرت مولوی خدا بخش ڈھڈی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات درج ہیں۔

انشاء اللہ مؤلف کی یہ کاوش اہلِ اسلام کی روحانی، قلبی، ظاہری، باطنی فیوض وبرکات اور سالک کیلئے چراغِ ہدایت ثابت ہوگی۔ اور قارئین کی نظر میں قدر ومنزلت پائیگی۔

سراپا نیاز: محمد بیاض سونی پتی

Marfat.com

تذکرہ حضرت مولوی خدا بخش ڈھڈی

الملقب بہ حضرت خواجہ فیض کمال چشتی مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

باب اوّل

تبلیغ اسلام اور سلسلہ چشتیہ

اسلامی ثقافت کے ارتقاء میں تصوف کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ جس کے بارے میں اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اور آئندہ بھی یہ سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔ اسلامی تصوف روحانی بلندی اور اخلاقی پاکیزگی کو بیان کرتا ہے اور اس مقام کو حاصل کرنے کیلئے تزکیۂ نفس اور صفائے قلب کی ضرورت ہے اور یہ نعمت طریقت کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ ہی تصوف کی غرض و غایت ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اور پھر نبوی زندگی کا آغاز غارِ حرا کی تنہائیوں سے ہوا۔ جہاں آپ دنیاوی آرام و راحت سے دُور برسوں تک شب و روز یادِ الٰہی میں مصروف رہے اور اسی مقام پر سب سے پہلے وحی الٰہی کا نزول ہوا اور اس کے بعد بھی زندگی بھر آپ کی حیاتِ طیبہ دنیاوی زیب و زینت اور عیش و آرام سے دُور رہی۔ باوجود اس کے سارے عرب کی دولت و امارت آپ کے قدموں پر تھی۔ اسی طرح آپ کے صحابہ کرام حضرات صدیق اکبر عمر فاروق، عثمانِ غنی، علی المرتضیٰ، بلالِ حبشی، سلمانِ فارسی، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور دیگر صحابہ کرام سب کے سب دنیاوی لذتوں اور نام و نمود و شہرت سے دُور رہ کر خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرتے اور مجاہدۂ نفس میں مشغول رہتے تھے۔ ان کا جینا اور مرنا عملاً

Marfat.com

صرف خدا کیلئے تھا رضائے الٰہی ان کا مقصد اور نصب العین تھا اپنے گھر بار اور وطن کو خیرباد کہا اور خدا کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ پس اللہ تعالیٰ کے ہاں اِن کا بہت بڑا درجہ ہے۔ اور وہی کامیاب و کامران ہونیوالے ہیں۔ اِن کا رب انہیں خوشخبری سناتا ہے کہ اِن کی قربانیوں کے عوض میری رحمت اور رضا ہے۔ اِن کے بعد ان کی میراث تابعین اور تبع تابعین کو ملی۔ جن سے ہر دَور کے اولیاء اللہ فیض یاب ہوئے۔ جو زہد و عبادت، ریاضت و مجاہدہ اور دنیا سے بے رغبتی اور رجوع الی اللہ میں ممتاز نظر آئے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں جہاد کیا۔

حضرتِ عثمانِ رضی اللہ عنہٗ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں نے اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں افغانستان کی سرزمین کا رُخ کیا اور وہاں اسلام کا پرچم لہرایا۔ اِس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کے عہدِ خلافت میں سیستان اور کابل کی طرف بعض عرب خود مختار ہو گئے اور مرکز سے علیحدہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ جب مرکزی حکومت کو علم ہوا تو اُنہوں نے اسلامی رضا کار فوج کے ذریعے اِن پر قابو پا لیا۔ پھر گرد و نواح کے علاقوں کا رُخ کیا اور وسعت اور کامرانی حاصل کی۔

۲۸ ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے بعض مسلمانوں کو بحری راستہ سے ہندوستان کیطرف بڑھنے کی اجازت دی۔ یہ وہ وقت تھا جب کوکن بمبئی کا علاقہ سندھ میں شامل تھا۔ مسلمان رضا کار سپاہیوں نے سب سے پہلے اِسی عہد میں کوکن بمبئی پر حملہ کیا تھا مگر مستقل حکومت نہ قائم ہو سکی۔ غرضیکہ نیشاپور، ہرات، کابل، سجستان غزنی اور افغانستان اور برِصغیر پاک و ہند کے بعض حصوں میں مسلمانوں کا داخلہ خلافتِ راشدہ کے دَور میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ اِس کامیابی کا سبب یہ تھا کہ مسلمان مبلغین نے اِس بارے میں انتھک کوشش کی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ اِن کے سامنے تھا۔ کفار اور منکرین کو دائرہ اسلام میں لانے کیلئے اپنی قوت اور طاقت کو بے دریغ استعمال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا شمار مشنری یا تبلیغی مذاہب میں کیا جاتا ہے۔

عرب تاجروں کے ذریعے عرب اور برِصغیر پاک و ہند میں قدیمی تعلقات چلے آرہے تھے۔ جب سرزمینِ عرب میں ظہورِ اسلام ہوا۔ برِصغیر میں بُدھ مذہب روبہ زوال ہوا اور عرب میں ظہورِ اسلام کے ساتھ ہی اِسکی روشنی سے برِصغیر روشن ہونے لگا۔ جس کا سبب عرب کے وہ

Marfat.com

نیک دل مسلمان تاجر تھے جو تجارت کی غرض سے یہاں آتے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ علماء فضلاء، صلحاء صوفیاء اور اکابرین عظام بھی تشریف لائے اور اپنے سیرت و کردار کے ذریعہ اس کا عملی نمونہ یہاں کے لوگوں کے سامنے پیش کیا تو وہ بطیبِ خاطر اس کی طرف راغب و مائل ہوئے اور برضا و رغبت اسلام قبول کیا۔ اس کے نتیجے میں آہستہ آہستہ جنوبی ہند اس کی تہذیب کا ایک اہم مرکز بنا۔ اس علاقے میں مالک بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ اور مالک بن دینار کے ہاتھوں برصغیر میں اسلام کی پہلی مسجد شہر کرنگلور[2] (کالی کٹ) میں تعمیر ہوئی۔ اس کے بعد نہ جانے قیام دین کیلئے یہاں کتنی ہی مسجدیں اور خانقاہیں تعمیر ہوئیں۔

اسلام کی اشاعت کا دوسرا مرکز سندھ قرار پایا یہ علاقہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو کر اسلامی حکومت کا حصہ بنا اور برصغیر میں اسلامی داخلے کے اعتبار سے یہ "بابِ اسلام" کے نام سے مشہور ہوا۔ اسلامی فتوحات کا دور محمد بن قاسمؒ کے سندھ پر حملے سے ہوا۔ محمد بن قاسمؒ کے تین سو سال بعد محمود غزنوی نے اس کام کو اور آگے بڑھایا۔ فتوحاتِ ہند کے ساتھ ساتھ صوفیائے کرام کی آمد کا بھی آغاز ہوا اور برصغیر پاک و ہند میں دینِ اسلام کی شمع روشن ہونے لگی۔ صوفیائے کرام نے اسلام کی تبلیغ و ترویج میں وہ بھرپور کردار ادا کیا جس سے لوگ متاثر ہو کر اسلام کے دامنِ رحمت میں وابستہ ہوتے چلے گئے۔ ان اکابرین کی سعی و کوشش سے اسلام کی اشاعت عام ہوئی۔ کئی اسلامی شہر آباد ہوئے۔ کئی اسلامی مرکز قائم ہوئے۔ اور دینِ اسلام نے ترقی پائی۔

مختصراً کہا جا سکتا ہے کہ بزرگانِ دین اور اولیائے کرام نے اپنے مخصوص اندازِ فکر میں اسلام کی بے بہا خدمات انجام دیں اور اپنے عہد کو علمی اور روحانی کمالات اور فیوض و برکات سے منور کیا۔ بلکہ یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی جڑیں انہی بزرگانِ دین کی بدولت مضبوط ہوئیں۔ پاکستان اور بھارت میں صوفیائے کرام کے چار بڑے سلاسل پائے جاتے ہیں قادریہ نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ۔ ان چاروں سلاسل کے اولیائے کرام نے اپنے اپنے دور میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا اور ہزاروں فرزندانِ توحید اور بندگانِ خدا کے دلوں میں شمعِ ایمان روشن کی۔ جہاں برصغیر پاک و ہند میں خاندانِ نقشبندیہ کے پیشواؤں نے ملتِ اسلامیہ کی لامحدود خدمات انجام دیں وہاں خاندانِ چشتیہ کی برگزیدہ ہستیوں نے اسلام پھیلایا مگر برصغیر پاک و ہند

53042

Marfat.com

میں سلسلۂ چشتیہ کی خدمات اِس باب میں آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزیؒ (س۔ج۔ز۔ی) اسلام کے بہت بڑے مبلغ تھے۔ اِن کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں جنوبی ہند (راجپوتانہ) میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اجمیر جاتے ہوئے آپ نے دہلی میں کچھ عرصہ قیام فرمایا اِس مختصر عرصہ میں ہی سات سو کافروں کو مسلمان کر گئے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار[۳۲] میں لکھا ہے کہ اِن دنوں اجمیر ہندوؤں کا ایک بہت بڑا مقدس مقام تھا۔ دور دراز علاقوں سے لوگ یہاں زیارت کیلئے جاتے تھے۔ حضرت کے اِس جگہ قیام سے اِسلام کے حلقۂ اثر میں توسیع ہوئی۔ اور بہت جلد اِس کفرستان کے علاقے آپ کی ذاتِ گرامی سے اسلام کے پیغام سے مانوس ہونے لگے۔ اجمیر میں آپ نے اپنی خانقاہ قائم کی اور آپکی روحانی قوت حُسنِ سیرت و کردار نے ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کے دِل کی دنیا بدل ڈالی۔ اور لاکھوں انسانوں نے اسلام قبول کیا۔ مگر ہندو پنڈتوں اور سیاسی حکمرانوں نے اِسے مناسب نہ سمجھا۔

حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت شیخ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں مقیم تھے۔ اور اپنے مُرشد کی طرح خلقِ خدا کی خدمت میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دفعہ جب حضرت دہلی میں موجود تھے تو اُنہوں نے چند وجوہ کی بنا پر حضرت شیخ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ اجمیر لے جانا چاہا تو لوگوں کا جمِ غفیر احتجاج کے طور پر جمع ہو گیا عاشق زار کی طرح آہ و بکا کرنے لگے جس جگہ حضرت شیخ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ پاؤں رکھتے تھے۔ وہاں کی خاک اُٹھا کر آنکھوں کو لگاتے تھے۔ اور چیخیں مار مار کر روتے تھے۔ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے عوام کی یہ عقیدت اور محبت دیکھی تو آپ نے اِن کو اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ حضرت شیخ بختیار کاکی رح سے فرمایا۔

"باباقطب الدین ہم دریں مقام باش کہ خلائق از بروں آمدن تو در اضطراب و خراب اند۔ روا ندارم کہ چندیں دلہا خراب و کباب باشند۔ بروایں شہر را در پناہ تو گزاشتم"

باباقطب الدین تم یہیں رہو۔ تمہارے چلے جانے سے دہلی کے لوگوں کو صدمہ پہنچے گا۔

Marfat.com

میں اس شہر کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

اس واقعہ سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عوام کو ان لوگوں کی کتنی ضرورت تھی اور یہ ضرورت مادی اور روحانی دونوں قسم کی تھی۔ لوگ اپنی تکلیفیں لے کر آتے اور ان کی مجالس میں انہیں ذہنی سکون ملتا تھا۔ آپ نے بین الاقوامی مقام دہلی کو نورِ اسلام سے منوّر رکھا اور اس کے اکناف واطراف میں شمعِ اسلام روشن کی۔ اسلام کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔

حضرت شیخ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے نمائندہ خاص (خلیفہ) حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ شمالی ہند (پنجاب) میں تھے۔ جنہوں نے اس علاقہ کو اپنے نورِ کردار سے منور کیا۔ پنجاب میں وٹو، سیال اور ٹوانہ قومیں مسلمان ہوئیں۔ جنوبی پنجاب کے غیر مسلم قبائل بھی داخلِ اسلام ہوئے۔ آپ کے پوتے حضرت تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بیکانیر کے علاقہ میں راجپوت قبائل کو مسلمان کیا۔ آپ کے خلیفہ اعظم حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ کو اتنی وسعت دی کہ اپنے جلیل القدر خلیفہ حضرت برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ خلد آبادی کو چار سو ساتھیوں کے ساتھ دکن میں تبلیغِ اسلام کیلئے روانہ کیا۔ جن میں میر حسین سجزی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ کمال الدین جندی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ جام رحمۃ اللہ علیہ اور فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے اسلام قبول کیا اور اسلام کی تبلیغ واشاعت کو معراجِ کمال تک پہنچایا۔

صاحبِ سفینۃ الاولیاء اس بارے میں لکھتا ہے کہ ان کی تبلیغ سے سینکڑوں اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور انہوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی کی۔ شمس سراج عفیف تاریخ فیروز شاہی میں بیان کرتا ہے کہ جب یہ بزرگانِ دین نماز ادا کر رہے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ فرشِ زمین پر قرآن السعدین ہے۔

یہاں یہ بیان بے محل نہ ہوگا کہ خواجگانِ چشت کے ملفوظاتِ طیبات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ خواجگانِ کرام مختلف مجلسوں میں اور مقامات پر جو کچھ ارشاد فرماتے تھے۔ ان کے مریدانِ باصفا انہیں قلم بند کر لیتے تھے۔ پھر انہیں مرتب کر کے کتابی صورت میں پیش کرتے تھے۔ اور آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا۔ حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد گرامی خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات "انیس الارواح" کے نام سے مرتب فرمائے۔ حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے ملفوظات حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ' دلیل العارفین " کی صورت میں مُرتب فرمائے۔ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد السالکین کے نام سے مرتب فرمائے۔ اور حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات ان کے خلیفہ مخاص حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے ' راحت القلوب ' کے نام سے مرتب فرمائے۔

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی شمع کو اور فروزاں کیا اور محنتِ شاقہ سے پوٹنا اور بلگام کے اضلاع میں کفار کی ایک بڑی تعداد کو مسلمان کیا اور اسلام کی تبلیغ واشاعت کا ایک عظیم کارنامہ انجام دیا۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی رح حضرت شاہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولٰنا فخر الدین فخرِ جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے مجدد اور گمراہی کے اندھیروں میں ہدایت کا نور کہلائے۔ ان اکابرین کی زندگی کا واحد نصب العین دینِ اسلام کی تبلیغ واشاعت تھا۔ حضرت شاہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں لاتعداد افراد کو مسلمان کیا اور صرف دکن میں آپ کے ایک لاکھ سے زائد مرید تھے۔ ان کے صاحبزادے حضرت مولٰنا فخر الدین فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی میں شدید مخالفت کے باوجود تبلیغ واشاعت کا سلسلہ نہایت پامردی سے جاری رکھا۔ آپ کے خلیفہ ارشد حضرت حاجی لعل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دہلی میں بدامنی کے زمانہ میں درس وتدریس کا سلسلہ نہایت جانفشانی سے جاری وساری رکھا۔ اور کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور مشائخ چشت کی تقلید میں قرآن وحدیث سے روشناسی اور سلوک کی تعلیم کو فروغ دیا۔ آپ کی دینی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آپ کے اجل خلیفہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ چشتیہ کو فروغ دیا۔ پنجاب وسرحد کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ کے فیض کا سمندر ٹھاٹھیں نہ مار رہا ہو۔ سرحد کے پہاڑوں سے لیکر کراچی کے ساحل تک آپ کے فیضان کا اثر موجود ہے۔ پاکستان میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ چشتیہ کی اشاعت کا سہرا تمام تر آپ ہی کے سر پر ہے۔ اور اس اعتبار سے اگر آپکو سلسلہ چشتیہ کا ' بانی ثانی " کہا جائے

Marfat.com

تو بیجا نہ ہوگا۔ تونسہ شریف، سیال شریف، میرا شریف، مرولہ شریف، گولڑہ شریف، جلالپور شریف، گلی باغ شریف، پکھلی شریف، بیڈرہ شریف، کوٹ مٹھن شریف اور ان کی سینکڑوں ذیلی گدیاں سب حضرت قبلۂ عالم کے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔ آپ کی خانقاہ میں ہزاروں عقیدتمند حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ آپ کی صحبت میں اس قدر کشش اور تعلیم میں اس قدر تاثیر تھی کہ جو وہاں پہنچ جاتا تھا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ آپ اپنے مریدوں کو درسِ اخلاق اور اتباعِ شریعت کا درس دیتے تھے۔ آپ کے ملفوظات قاضی محمد عمر صاحب سیت پوری رحمۃ اللہ علیہ نے "خلاصۃ الفوائد" کے نام اور مولوی محمد گھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "خیر الافکار" کے نام سے جمع کیے ہیں۔ آپ کے ملفوظات میں دو چیزوں پر جگہ جگہ زور دیا گیا ہے۔ ایک درستیٔ اخلاق اور دوسرا اتباعِ شریعت، ان کے علاوہ اخلاقی تعلیم کو بھی مدِ نظر رکھا ہے، ان تین ہدایتوں میں اخلاقی درس کے بے پناہ راز مضمر ہیں۔

مشائخِ چشت نے لامحدود اصلاحی و تبلیغی کام سرانجام دیئے تبلیغِ اسلام اور تہذیبِ معاشرہ کے باب میں اس سلسلہ کے اکابرین کی بڑی خدمات ہیں۔ ان بزرگوں کے حالاتِ زندگی نہایت شرح و بسیط کے ساتھ متقدمین کے تذکروں میں مل جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور مفصل و مجمل تذکرے لکھے گئے ہیں۔ جو علمی تحقیق و تجسس سے مزین ہیں البتہ قبلہ مولوی صاحب کے حالات بہت کم یاب ہیں۔

Marfat.com

باب دوم

کوٹ اَدّو (ضلع مظفر گڑھ) تاریخ کے آئینے میں

کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ کی ایک تحصیل ہے جو ملتان کا علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ اِس علاقے پر پہلے پہل راجپوتوں کی حکومت تھی مسلمانوں نے جب ملتان اور سندھ کو فتح کیا تو یہ علاقہ اِن کے ہاتھ آیا۔ ابھی پچاس برس بھی نہ گزرے تھے کہ اِسے پھر راجپوتوں نے لے لیا۔ سندھ میں جو لوگ اب تک 'جام' کے لقب سے مشہور رہیں۔ اِنہی راجپوتوں کی اولاد ہیں۔ کچھ عرصہ بعد دہلی میں مسلمانوں کی زبردست سلطنت قائم ہوئی تو ملتان اُس کا صوبہ قرار پایا۔ اور یہ علاقہ صوبہ ملتان میں شامل رہا۔ پھر جب دہلی کی سلطنت کمزور ہوگئی۔ لنگاہ قوم ملتان میں بادشاہ بن بیٹھی اور صوبہ ملتان کے کل علاقے اِن کی حکومت میں رہے۔ بہلول لودھی ملتان کا صوبہ دار تھا۔ وہ طاقت پکڑ گیا اور دہلی کا بادشاہ ہوگیا۔ اِس نے اِس علاقہ کا کچھ حصّہ اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردیا۔ جس میں علی پور کی تحصیل، ڈیرہ غازیخاں کے جنوبی اور سندھ کے شمالی حصّے شامل تھے۔ اِن کی اولاد برسوں تک وہاں حکمران رہی جن کا پایۂ تخت سیت پور میں تھا۔ جو علی پور سے گیارہ میل دُور جانبِ جنوب اونچی جگہ پر تقریباً چند ہزار آدمیوں کی بستی پر مشتمل ہے۔ اب اس کی آبادی میں بہت اضافہ ہورہا ہے۔ اِس کے آثاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بہت پُرانا قصبہ ہے۔ یہاں کے حاکم کچھ اچھے نہ تھے۔ اکثر ظلم کرتے تھے۔ اِس لیے اِن کا لقب "ناہر" پڑ گیا۔ "ناہر" شاہزادوں کی حکومت میں بلوچوں نے ڈیرہ غازی خاں بسایا۔ اور سندھ پار کا علاقہ اُن سے چھین لیا۔ بلکہ اِس ضلع کا مغربی حصّہ بھی دبالیا۔ اِدھر ان کے وزیر شیخ راجو نے موقع پاکر باقی علاقہ پر بھی تصرف کرلیا اور مُدت تک اس کی اولاد حکمران رہی۔ سیت پور کے مخدوم اِنہیں میں سے ہیں۔

کچھ مدت گزر جانے کے بعد بلوچوں کو اُن کے وزیر محمود گجر نے اِس ضلع کے مغربی حصّے سے نکال کر اپنی حکومت قائم کرلی۔ اور جنوبی حصے میں مخدوموں کی سلطنت نواب بہاول پور کے حصّے

Marfat.com

میں آئی۔ جب دہلی کے مغل بادشاہ کمزور ہو گئے تو کابل کے دُرّانی بادشاہوں نے اِس علاقے کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ آخر کار انہوں نے نواب مظفر خاں کو ملتان کا حاکم مقرر کیا۔ اس نے ملک کو بہت ترقی دی۔ نواب مظفر خاں پر جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے فتح پائی تو اس نے دیوان ساون مل کو اپنی طرف سے صوبیدار مقرر کیا۔ اِس وقت اِس ضلع کا شمالی حصّہ دیوان ساون مل کی تحویل میں تھا۔ اور جنوبی حصہ میں نواب بہاولپور کی حکومت تھی۔ اِس کے بعد اِس کا بیٹا مول راج ملتان کا صوبیدار ہوا۔ جس کو انگریزوں نے قید کر کے اپنی حکومت قائم کی۔ تب سے یہاں سرکار انگریزی حکمران ہے۔ اب یہ سرسبز و شاداب علاقہ پاکستان میں شامل ہے۔ اِس ضلع میں مسلمانوں میں سیّد، بلوچ، پٹھان، جاٹ، قریشی اور کہیں کہیں جھیل، کھل، مُورا اور کٹانے بھی آباد ہیں۔ یہ لوگ اکثر مہمان نواز ہیں۔ اِن کے علاوہ ضلع مظفر گڑھ کی تحصیلوں میں سیال، کھوکھر، ڈھڈی، جویے، نیازے بھاکری، مینہ اور ڈوگر اقوام کی آبادی کی بھی نشان دہی ہوتی ہے۔ جو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ بعد میں نقل مکانی کر کے ضلع مظفر گڑھ اور پنجاب کے دیگر اضلاع میں آباد ہو گئے تھے۔

کوٹ اَدّو ایک پُر رونق قصبہ ہے۔ عمارات سے مزین ہے۔ آب و ہوا اچھی اور صحت مند ہے۔ اِس کے گرد و نواح کی زمین زرخیز ہے۔ نزدیک ہی دریائے سندھ بہتا ہے۔ گیہوں، گڑ، کپاس، نیل، تمباکو، اُدن، گھی، آم، کھجوریں، انار، مونج کے رسّے اور بان کی تجارت ہوتی ہے۔ کوٹ اَدّو سے سات میل دُور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی سڑک کے مغرب جانب دائرہ دین پناہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں سیّد عبدالوہاب دین پناہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس ہے۔ مزار کا گنبد بہت خوبصورت بنا ہوا ہے۔ اِس پر ملتانی ڈھنگ کی نیلی اور سفید نقاشی ہوئی ہے۔ جانب جنوب ایک پرانے ٹوٹے پھوٹے قلعے کے کھنڈرات بھی نظر آتے ہیں۔ جسے نواب مظفر خاں کے عہد میں ایک پٹھان رئیس عبدالصمد خاں بدوزئی نے بنوایا تھا۔ اِس کے شمال مغربی برج پر ایک مینار ہے۔ اِس مینار کے اوپر چڑھیں تو دریائے سندھ دکھائی دیتا ہے۔ محکمہ آثارِ قدیمہ کی غفلت اور تحفظ نہ ہونے کے سبب قدیم عمارات کے گر جانے کے بعد نئی عمارات کی تعمیر از سرِ نو عمل میں آئیں۔ اگر آج ہم اِن مقدس ہستیوں کی تفصیلات کی تحقیق کریں تو سوائے حسرت

Marfat.com

ں کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور محض اِن کے مزارات اور ان کی علمی یادگاریں جو دست برد زمانہ سے
رہی ہیں، میں کچھ تسکینِ قلب کا سامان نظر آتا ہے۔ اور ذوقِ تجسس کو قدرے پورا کرتا ہے۔
ہر ایک سردار اور رئیس نے اِس علاقے کی آبادی کو بڑے شوق سے بڑھایا۔ علیٰحدہ علیٰحدہ
یاں اپنے اپنے نام پر آباد کرائیں۔ کوٹ اَدّو کو ڈیرہ غازی خاں کے نواب[۳] اَدّو خاں
پنے نام پر آباد کرایا۔ ملتان کے نواب مظفر خاں نے ملتان اور ڈیرہ غازی خاں کی سڑک کے
۱۷۹۷ء میں ایک قلعہ تعمیر کروایا جو اس کے نام پر مظفر گڑھ مشہور ہو گیا۔ خان گڑھ کو نواب
ر خاں کی بہن خان بی بی نے قلعے کے طور پر بنوایا تھا اور خان گڑھ کے نام سے شہرت
مظفر گڑھ سے تقریباً ۱۵ میل دُور جنوب کی جانب علی پور ایک قصبہ ہے۔ جسے سیت پور کے ناہر
دوں میں سے علی خاں نامی نے بسایا تھا۔ اور خیر پور کو ایک بخاری سید خیر شاہ نامی نے آباد کیا
ور بزرگ عالم پیر کے والد کا نام سلطان احمد تھا۔ جس نے شہر سلطان یا سلطان پور کی بنیاد رکھی۔
تحقیق سے علم ہوتا ہے کہ کوٹ اَدّو زمانۂ قدیم سے علم و عرفان کا مرکز رہا۔ صوفیائے عظام
س دُور افتادہ، بے رونق، غیر آباد لوگوں کے مسکن کو اشاعتِ دینِ اسلام کیلئے منتخب کیا
نے اِس کام کی ابتداء مساجد، مدارس اور خانقاہوں سے کی۔ مسجد دیوان والی، مسجد
ل والی، مسجد نواب صاحب والی بہت پرانی مساجد بیان کی جاتی ہیں۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان

کے پوتے حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی نے کانگروں والی مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے دست
سے رکھا۔ مساجد درس و تدریس کا مرکز بنیں۔ اور خانقاہیں صوفیائے عظام کا مرکز ہوئیں
فیائے عظام میں سے حضرت سیّد نور شاہ قلندر بخاری، حضرت سیّد عبدالوہاب دین پناہ
ی، حضرت سید مٹھن شاہ بخاری، حضرت سید صالح اسماعیل بخاری سندھی، حضرت قبلہ حافظ
ب گردہ قریشی حضرت شاہ اللہ بخش کہیری کاظمی، حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی،
ت سیّد زاہد شاہ بخاری اور قاضی سلطان محمود، حضرت سیّد نصیر اللہ المعروف سیّد امیر شاہ
للہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔ جن کی برکت سے اس علاقے کو عظمت و
ت حاصل ہوئی اور بے شمار انسان فیضیاب ہوئے۔ اِن صوفیائے عظام کے خانقاہ خانے

Marfat.com

ایسی روحانی تربیت گاہیں تھیں جہاں قلب و روح کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ خدا ترسی، انسان دوستی اور فکرِ آخرت کی صفات پیدا کی جاتی تھیں۔ اِس کے علاوہ اور بھی کئی بزرگانِ دین تبلیغی مشن سے یہاں تشریف لائے مگر اکثر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مذکورہ بیان سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مظفر گڑھ، کوٹ اُدّو، لیہ، علی پور، سیت پور اور اِس کے گرد و نواح کے دیہات و قصبات کے آثار بہت قدیم ہیں۔ اِن بستیوں کو پٹھانوں اور راجپوتوں نے آباد کیا۔ علمائے کرام اور صوفیائے عظام نے اِس جگہ کو اپنا مسکن بنایا۔ دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے زندگیاں وقف کیں۔ اِن ہی بزرگانِ دین میں سے حضرت مولوی خدا بخش ڈھڈی الملقب بہ خواجہ فیضِ کمال چشتی نظامی، فخری، مہاروی ہیں جو زیرِ تالیف کتاب کا موضوع ہیں۔

Marfat.com

بابِ سوم

حضرت مولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات

سو سالہ جشنِ ولادت کے سلسلے میں

والدین، ولادت، وطن، اسم و القاب

ضلع مظفر گڑھ کے شمال جانب ایک خوبصورت اور پُر رونق مقام تحصیل کوٹ ادّو کے نام سے واقع ہے۔ جسے اہلِ بصیرت علم و معرفت کا گہوارہ کہتے آئے ہیں۔

یہاں پر بیشمار علماء و مشائخ تبلیغِ اسلام کی غرض سے جلوہ گر ہوئے جن میں مولوی خدا بخش قابلِ ذکر ہیں۔ جن کا لقب فیضِ کمال تھا۔ آپ ۱۳۰۵ھ میں موضع کھائی تحصیل کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ میں مولوی محمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے آبا و اجداد کا تعلق ہمیشہ علم و معرفت سے رہا ہے۔ جن کی روایات میں درس و تدریس کی خدمات شامل تھیں۔ سنتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت پابند تھے۔ رات کو جاگتے اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ تلاوتِ قرآنِ پاک ان کا خاص مشغلہ تھا۔ توکل و قناعت میں یگانہ تھے۔ اُنہیں سکونِ قلب اور استغراق کیلئے گوشہ نشینی بیحد پسند تھی۔

آپ کی والدہ ماجدہ بخت بی بی پاک و صالحہ خاتون اور ولی کاملہ تھیں۔ وہ حافظہ قرآن کے علاوہ بہت عبادت گزار تھیں۔ آپ کے جدِ امجد مولوی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ طریقت و اجازت، عابدِ شب زندہ دار اور درویش سیرت بزرگ تھے جنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں کی درسگاہ میں حاصل کی۔ مروجہ علوم عربی و فارسی کے عالم تھے۔ وہ خطاط بھی تھے۔ قرآن شریف کے دو نسخے اپنے زمانۂ حیات میں اپنے دستِ مبارک سے نقل کیئے جن کی لکھائی نہایت خوبصورت عمدہ اور دیدہ زیب تھی۔ غیر شرعی رسوم کو ناپسند کرتے تھے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں عادات

مولوی خدا بخش کے چھوٹے بھائی تھے جن کا نام اللہ بخش تھا۔

Marfat.com

وکردار کی درستگی کو آپ سب چیزوں پر مقدم تصور کرتے تھے۔ تاکہ مسلمان قوم کے اخلاق و اطوار اور کردار نہ بگڑیں۔

حسبِ نسب قبلہ مولوی صاحب کا نسب نامہ جو آپ کے خاندان میں نسلاً بعد نسلاً محفوظ چلا آتا ہے اور آپ کے شاگردوں کے پاس بھی محفوظ ہے۔ اور صحت کی تصدیق کرتا ہے وہ یوں ہے۔

خدا بخش بن مولوی محمد بن گاجن بن مولوی محمد حسین بن اللہ بخش بن مولوی عبداللہ

یہ نسب نامہ چند واسطوں سے حضرت دیوان چاولی مشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے جا ملتا ہے۔ ان کا مزار موضع چاولی مشائخ بوریوالہ میں ہے۔ جن کا لقب دیوان اور خاندان راجپوت ڈھڈی معروف ہے۔ آپ راجہ مہی پال کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ پہلی صدی ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دست پر بیعت ہو گئے۔ اور اسلام قبول کیا۔ اور باطنی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض یاب ہو کر درجہ ولایت تک پہنچے۔

قبلہ مولوی صاحب اسی مذہبی اور روحانی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میاں فیض احمد قریشی صاحب ایڈووکیٹ کراچی قبلہ مولوی صاحب کے شاگردوں اور عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ شجرۂ نسب کے مطابق ہاشمی قریشی ہیں۔ مگر قبلہ مولوی صاحب کی ایک تحریر جس میں آپ کے دستخط موجود ہیں جو آپنے اپنی صاحبزادیوں کو تقریباً اپنے وصال سے ایک سال قبل ۱۴ جنوری ۱۹۵۸ء بمطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ تحریر کی تھی۔ اس تحریر میں آپ نے اپنی ذات جٹ ڈھڈی لکھی ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ڈھڈی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو حضرت دیوان چاولی مشائخ کا خاندان ہے۔ قریشی صاحب کے بیان کی حقیقت یہ ہے۔ کہ قبلہ مولوی صاحب کے جدِ امجد حضرت مولوی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہاشمی بزرگ کی صاحبزادی سے شادی کی۔ جن کی اولاد کوٹ ادو میں رہنے والے ڈھڈی ہیں۔ ڈھڈی قومیں اور خاندان مختلف شاخوں میں بٹ گئے ہیں جو مختلف علاقوں میں نقل مکانی کر کے آباد ہو گئے ہیں۔ ان کی ایک شاخ کوٹلی ڈھڈیاں ضلع سیالکوٹ میں اور کچھ شاخیں جھنگ، سرگودھا شیخوپورہ اور فیصل آباد میں اور کچھ شاخیں خانیوال، مظفر گڑھ کے علاقوں میں آباد ہیں۔

کوٹ ادو میں ڈھڈی والا چوک آپ کے خاندان کی وجہ سے مشہور ہے۔

Marfat.com

تعلیم وتربیت

قبلہ مولوی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ ماجد سے شروع کی۔ پھر اُنہوں نے اپنے بیٹے کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنیکا اہتمام کیا۔ آپ نے ظاہری علوم کی تعلیم اپنے ماموں، مولوی[۲] کریم بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ آپ کے ماموں جان نے آپ کی مزید، راہنمائی فرمائی۔ آپ کو علم حاصل کرنیکا بہت شوق تھا۔ آٹھ جماعت پڑھنے کے بعد آپ حضرت قاضی[۳] علامہ سلطان محمود (ٹھٹھی حمزہ) کے حلقۂ درس میں شریک ہوگئے۔ قاضی صاحب اپنے زمانہ کے متبحر عالم اور فقہی کامل تھے۔ درس وتدریس میں اپنی نظیر آپ تھے۔ معقولات اور منقولات پر پورا عبور تھا۔ بڑے متدین تھے۔ طالبانِ علومِ دینیہ دُور دُور سے آکر آپ سے اخذ فیض کرتے تھے۔ درس وتدریس کے علاوہ اجزائے فتویٰ کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

قبلہ مولوی صاحب نے قاضی صاحب سے علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد چشتیاں شریف، (سمخی تاج سرور) چلے گئے۔ وہاں پر خواجہ محمد عارف[۴] مہاروی رحمۃ اللہ کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور کُتبِ تصوف کا درس اپنے پیر ومرشد حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ مشائخِ چشت کی درس گاہوں میں حدیث کے بعد کُتبِ تصوف خاص کر متقدمین صوفیہ کے حالات کا مطالعہ بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ عوارف، نفحات، فصوص، لوائح مرقع، کشکول، قوت القلوب، تذکرۃ الاولیا، کشف المحجوب، کیمیائے سعادت کے مطالعہ کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی۔ اِس تعلیم کے نتیجہ میں بہت سی کتابیں وجود میں آئیں۔ جن کی بنیاد تصوف کی مشہور کتابوں پر تھی۔ تاکہ مریدین اور عقیدت مند تصوف سے بھی روشناس اور عامل ہوں۔ شریعت اور طریقت کے بنیادی تعلقات بھی واضح ہوں، مہاروی خاندان کی درسگاہیں اِن ہی اصولوں پر کاربند تھیں۔ اور درس میں مریدین اور طلباء کو بیان کردہ تصوف کی کتابوں سے روشناس کرایا جاتا تھا تاکہ طالبانِ علم آگے بڑھیں اور تصوّف کو فروغ دیں۔

آپکی بیعت وخلافت

حضرت مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چشتیہ سلسلے کے ایک معروف بزرگ حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ یہ بیان بے محل نہ ہوگا کہ حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سلاسلِ اربعہ نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ اور چشتیہ کے جامع تھے۔ اور خرقۂ خلافت سے سرفراز تھے۔ مگر طریقۂ چشتیہ پسندیدہ کی خصوصیت تھی۔ بیعت کے وقت آپ اپنے مریدوں سے استفسار فرما لیتے تھے۔ کہ وہ کس طریقہ میں بیعت ہونا چاہتے ہیں اگر کسی طریقہ کا نام لیتا تو اسی طریقہ میں بیعت فرما لیتے تھے ورنہ آپ سلسلہ چشتیہ میں بیعت کرتے۔ یہ طریقہ آپ نے اپنے مشائخ چشت کی پیروی میں اختیار کیا ہوا تھا۔

حضرت مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ سے چاروں سلسلوں میں خرقۂ خلافت سے سرفراز تھے۔ حضرت خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ مہاروی اپنے والدِ ماجد حضرت خواجہ حافظ غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے اور وہ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ جنہوں نے ملتان میں سلسلہ چشتیہ کی ترویج و اشاعت کی اور اس کو فروغ دیا خطۂ ملتان میں اسلامی ہند کی ابتدا سے سہروردیہ سلسلہ کا مرکز رہا۔ صدیوں تک اس خطہ میں سہروردیہ سلسلہ کے علاوہ کسی دوسرے سلسلے کو اقتدار حاصل نہیں ہوا تھا۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ ثم خیرپوری ملتانی کو خانقاہ حضرت بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ میں بیٹھ کر مرید کیا اور خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم المرتبت خلیفہ تھے۔ چاروں سلسلہ میں مرید کیا کرتے تھے۔ لیکن طریقہ خاص ایشاں چشتیہ بود۔ ۵

آپ کا شجرۂ طریقت سلسلہ چشتیہ میں

مولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت حافظ غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ مرید مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شاہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ کمال الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ محمود راجن رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ علم الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ سراج دین رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت

Marfat.com

خواجہ کمال الدین علامہ رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مرید حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت خواجہ خواجگان حضرت معین الدین حسن چشتی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ۔

تحقیق سے یہ پتہ بھی چلتا ہے کہ دہلی میں حضرت حاجی لعل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور خطۂ پنجاب میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی تبلیغ و ترویج کی اور فروغ دیا۔ ان ہی بزرگانِ دین کی پُرخلوص جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ دہلی، تونسہ شریف، احمد پور، چاچڑاں، لکھڈ، جلالپور، گولڑہ، سیال اور گرد و نواح کے مقامات کی خانقاہوں کے چراغ انہی بزرگوں کے توسل سے روشن رہے۔ یہ بزرگ شمع ہدایت، چراغ دودمانِ ولایت، مظہر الطافِ ربانی اور مصدر فیوضاتِ سبحانی تھے۔ ان بزرگوں نے اپنے توسل سے اپنے حلقۂ اثر میں اشاعتِ اسلام اور تزکیۂ نفس کا کام انجام دیا۔ ان کے روحانی اثر و رسوخ کا دائرہ بہت وسیع اور "بابائے معرفت" کہلاتے تھے۔

Marfat.com

باب چہارم

آپ کے بعض مشائخ طریقت اور پیر و مرشد

۱۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے جلایا جس سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر اولیاء اللہ نے اکتساب نور کیا اور رشد و ہدایت کی بزم سجائی۔ آپ کثیر الفیضان بزرگ تھے۔ آپ کے خانقاہی مراکز سے بیشمار شاگرد، مرید اور خلفاء روحانی تربیت پاکر ملک کے گوشے گوشے میں پھیل گئے۔ جہاں جہاں ان کے قدم پہنچے وہاں علم و عرفان کی شمعیں روشن ہوتی گئیں۔ ارشاد و تلقین اور روحانی تعلیم و تربیت کا ایسا ہنگامہ برپا کیا کہ ملک کی ساری فضا جگمگا اٹھی۔ اور ان اکابرین کے شمائل و خصائل علم و عرفان، عشق و وجدان، جذب و استغراق، نور و حضور، جمال و کمال، اقوال و افعال اور ایثار و اخلاق نے عوام کو متاثر کیا۔ اور ان کی تعلیمات کے سبب قرب خداوندی سے سرشار ہوئے۔

سلسلہ نظامیہ کی شاندار درسگاہ جو حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے خانم بازار دہلی میں قائم کی تھی۔ اپنے تربیت یافتہ خلفاء کو ملک کے دور دراز حصوں میں بھیج کر سلسلہ نظامیہ کی مستقل خانقاہیں قائم کیں۔ اور رشد و ہدایت کی شمع کو فروزاں کیا۔ ہزاروں النسالوں نے آپ کے وسیلہ سے روحانی تعلیم و تربیت اور سلوک کی منزلیں طے کیں۔ حضرت مولانا فخرالدین فخر جہاں رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ کو وسعت اور ترقی دی۔ مناقب فخری میں ہے

Marfat.com

جب آپ پاک پتن سے دہلی آئے تو کچھ دن محلہ کٹڑہ پھلیل میں قیام فرمایا۔ بعد میں آپ اجمیری دروازہ دلے مدرسہ میں منتقل ہو گئے اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ اس دار العلوم میں درسی کتابوں کی تعلیم کے علاوہ آپ کی تمام تر کوشش علم حدیث تصوف اور روحانی تربیت کی طرف ہوتی تھی۔ آپ کے وصال کے بعد اس مدرسہ کے مستقل نگران اور ناظم قبلہ حاجی لعل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے خلفاء میں تھے، مقرر ہوئے۔ دہلی کے اکثر علماء کرام آپ کے درس میں شامل ہوتے تھے۔ اور فیض یاب ہوئے۔ پنجاب میں آپ کے محبوب خلیفہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک اور روحانی تعلیم و تربیت کے علاوہ مسلمانوں کی ذہنی زندگی سنوارنے میں اور دینی احساس کو بیدار کرنے میں خاص توجہ دی اور خانقاہ کی عظمت و شوکت کو بحد امکان اجاگر کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔ احادیث کو بیان فرماتے تھے۔ صحیح بخاری صحیح مسلم اور مشکوٰۃ شریف کو ان مرکزوں میں خاصی مقبولیت حاصل تھی۔ حدیث کے بعد کتب تصوف خاص کر متقدمین صوفیہ کا مطالعہ بہت ضروری سمجھا جاتا تھا۔ سلسلہ چشتیہ کا مرکزی نظام جو عرصہ دراز سے ٹوٹ چکا تھا پھر سے بحال ہوا۔

نافع السالکین میں درج ہے۔

"ہزاروں گروہ مردماں می آیند و زیارتِ می کنند"، آپ کی خانقاہ میں ہزاروں عقیدتمند حاضر ہوتے تھے اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

ان اکابرین نے سرزمین پنجاب میں اپنے علمی اور روحانی فیوض و برکات سے ایک خلقِ کثیر کو مستفید کیا مگر تاریخ کے اوراق اور تذکرہ نویس ان بزرگوں کے نام اور ان کی خدمات کی نشان دہی نہیں کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں انتشار اور ابتری جیسے ہر طرف سے طوفانی عناصر نے گھیر رکھا ہو اور ہماری ثقافتی تاریخ تباہی و بربادی کے ہاتھوں نہ بچ سکی ہو۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک بہیل ہے اور لقب نور محمد۔ یہ لقب آپکو آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمایا تھا۔ آپکو قبلۂ عالم کے پیارے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام ہندال تھا۔ آپ کی قوم کھرل تھی آپ کی والدہ محترمہ کا نام عاقل بی بی تھا۔ جن کے والد کمال قوم چیٹھہ سے تھے اور قصبہ پھولرہ

Marfat.com

کے باشندے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ بمطابق ۱۷۳۰ء کو ہوئی آپ کا مولد موضع چوٹالہ ہے۔ جو مہار شریف سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے والد پہلے اسی گاؤں میں رہتے تھے۔ پھر وہاں سے نقل مکانی کر کے مہار شریف میں آباد ہو گئے۔ جب آپ کی عمر ۵ سال کی ہوئی تو آپ کے والد نے آپ کو حافظ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قرآن مجید کی تعلیم کے لیے بٹھایا۔ مناقب المحبوبین[1] میں لکھا ہے۔ کہ وہ اپنے زمانہ کے صُلحا اور متقیوں میں سے ایک تھے۔ آپ نے ان سے قرآن مجید حفظ کیا۔ موضع بیلانہ میں شیخ احمد صاحب کھوکھر سے ابتدائی درسی کتابیں پڑھیں۔ بیلانہ میں کچھ عرصہ درسی کتابوں کے شغل میں رہے پھر ڈیرہ غازیخاں تشریف لے آئے اور وہاں شرح مُلا کا سبق لیا۔ اِس کے بعد حضرت خواجہ محکم الدین صاحب اسیر رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تکمیلِ تعلیم کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہاں تعلیم حاصل کرتے رہے پھر نواب غازی الدین خاں بہادر کے مدرسہ العلوم دہلی میں پہنچ کر حضرت حافظ برخوردار میاں جی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کافیہ پھر سے پڑھا اور قطبی بھی پڑھی۔ اِن دِنوں میں اورنگ آباد سے حضرت مولانا فخر الدین فخرِ جہاں رحمۃ اللہ علیہ دہلی وارد ہوئے دہلی میں آپ کے فیضان کا بہت چرچا تھا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سولہ سال تک حضرت کی خدمت میں علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کرتے رہے۔ اور اِسقدر تعلقِ باطنی پیدا ہو گیا کہ آپ اِن کے مرید ہو گئے۔ اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ممتاز خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ ذکر کیا تھا۔ اِس تذکرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیعت سن ۱۱۶۵ھ[2] میں ہوئی۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا کے ساتھ جب وہ دکن سے دہلی تشریف لائے سب سے پہلے مجھکو بیعت کا شرف حاصل ہوا۔[3]

اِکتسابِ علومِ ظاہری و باطنی کی منزلیں طے کرنے کے بعد یادِ وطن نے دل میں چٹکی، لی حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرصۂ دراز کی دوری وطن اور والدین سے اشتیاقِ ملاقات کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے آپ کو وطن واپس جانے کی اجازت بخشی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ مہاروی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ دہلی میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہتے تھے اور چھ ماہ مہار شریف میں قیام فرماتے تھے۔ آخر حضرت مولٰنا صاحب نے خلافت عطا فرما کر مہار شریف میں مستقل قیام کرنے کا حکم دے دیا۔

مہار شریف میں تشریف لانے کے بعد حضرت خواجہ مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد و ہدایت کی وہ شمع روشن کی کہ تمام پنجاب اِس کی روشنی سے جگمگا اُٹھا۔ اگرچہ آپ کی خانقاہ میں اُمراء اور دولت مندوں کا مجمع رہتا تھا آپ کی نظر میں امیر غریب سب برابر تھے۔

حضرتِ قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے چند اِرشادات[۴]

(۱) فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ کی مخلوق کو خوش حال کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو نے مجھے خوش حال کیا۔

(۲) فرمایا۔ فقراء کا کام ہر کسی کو نیک کام کہنا اور دعا دینا ہے۔ آگے جو کسی کے ساتھ ہونا مقدر ہے، ہو جائے گا۔ اللہ کے کام میں کسی نبی یا ولی کو دخل نہیں ہے وہ خداوندِ عالم ہے اپنا کام کبھی جمال سے کرتا ہے اور کبھی جلال سے۔

(۳) فرمایا اگر سالک ہمیشہ اپنے پیر کی خدمت میں اپنے آمد کو نو آمد خیال کرے اور ہر دِن کو پہلا دن تصوّر کرے تو وہ اپنے مقصود کو پہنچ جائے گا اور اگر دوسرے دِن کو دوسرا دِن سمجھا تو تباہی و ہلاکت میں گرفتار ہو جائے گا۔

(۴) فرمایا کہ ہر کام کا مدار ایمان پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی استقامتِ ایمان کے بعد ہے۔ چاہے کوئی جمعہ کی رات فوت ہو جائے یا رمضان میں۔

(۵) فرمایا کہ انسانِ کامل جانِ عالم ہے اِس کا فوت ہو جانا گویا کُل جہاں کا فوت ہو جانا ہے۔

(۶) فرمایا کہ شیخ و مُرشد طالب کو ذِکر و فکر اور اشغال و اوراد کی تلقین کرتا ہے مگر جب وہ اِن کو قضا کرتا ہے تو شیخ بھی اُسے نہیں پہچانتا چاہے وہ بہت مُدت تک بھی اِن کے پاس کیوں نہ بیٹھا ہو۔

آپ کو کتابوں سے بیحد رغبت تھی۔ عبادت و ریاضت کے بعد آپ کا سارا[۵] وقت کتابوں

Marfat.com

کے مطالعہ میں صرف ہوتا۔ خواجہ امام بخش رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ گلشنِ ابرار[۶] بیان کرتے ہیں کہ ایک دن قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ متبرکہ کی زیارت کو گئے۔ جب فاتحہ خوانی اور آستانہ بوسی کر کے باہر دروازہ پر پہنچے دیکھا کہ ایک نیک صورت آدمی کتاب ہاتھ میں لیئے کھڑا ہے۔ قبلۂ عالم نے پوچھا بھائی کس غرض کیلئے کھڑے ہو اس نے جواب دیا کہ میں یہ کتاب فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جس کی مرضی ہو اسے خرید لے۔ قبلۂ عالم نے دو روپیہ دیکر وہ کتاب خرید لی اور غور سے دیکھا تو رسالہ کشکول و مرقع شریف تھے۔ جو حضرت شاہجہان آبادی کی تصانیف سے ہیں۔ انہیں لے کر حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرائے خریداری رسالہ ہائے مذکورہ عرض کیا۔ حضرت مولانا سُن کر بہت خوش ہوئے اور قبلۂ عالم کو فرمایا کہ دو رسالے حضرت شیخ صاحب (شاہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ) نے ازراہِ کرم آپ کو عنائت فرمائے۔ تمہیں مُبارک ہو۔

قبلۂ عالم کا تمام طریقہ اِتباعِ سُنتِ نبویہ تھا۔ زُہد و پرہیزگاری کو بہت پسند فرماتے تھے علم تصوف و اخلاق کا اکثر شغل رکھتے تھے۔ چنانچہ کتاب لوائح و نفحات الانس و فقرات و شرح لمعات و سوا السبیل و عشرہ کامل اور خصوص الحکم کا مطالعہ اکثر اوقات کیا کرتے تھے۔ صاحبِ گلشنِ ابرار لکھتے ہیں۔ کہ ایک روز حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتاب فقرات[۷] ہاتھ میں لیئے باہر تشریف لائے اور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کتاب دیکر فرمایا کہ یہ کتاب تمہارے بہت کام آئے گی۔ اِس کا بہت مطالعہ کرنا۔ کیونکہ اِس میں بہت جذبہ ہے۔ خود ہی فرماتے کہ اگر میں اپنے تئیں، تعلیم اور مطالعہ کتب و دیگر اُمورِ خلق میں مشغول نہ رکھوں تو خُدا جانے کس حالت پر پہنچ جاؤں لیکن خلقِ خدا کے فائدے کے واسطے جو کہ ایک اہم ترین کام ہے ناچار آپ کو دوسری طرف مائل کرتا ہوں۔

حضرت مولٰنا فخر الدین فخر جہاں رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ (بمطابق ۲ مئی ۱۷۸۵ء) کو وصال فرمایا۔ مولوی گل محمد، احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ تکملہ سیر الاولیاء حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ، کو محب النبی جناب مولانا محمد فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد لاغری شروع ہوگئی۔ جو روز بروز

Marfat.com

رہتی چلی جارہی تھی۔ خاص وعام سے گفتگو کم کر دی اور ہر لحظہ سینے سے ٹھنڈی آہ نکالتے تھے۔
دل پر حزن و ملال جاری رہتا تھا۔ چنانچہ خلاصۃ الفوائد میں لکھا ہے کہ ایک رات آپ نے فرمایا۔
ن دنوں مجھے اِتنی تکلیف ہے اور اتنا غم لاحق حال ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ کسی جنگل کو منہ کر
باؤں۔ وہاں بیٹھ جاؤں، نہ تو کوئی مرے مقابل ہو اور نہ مَیں کسی کو دیکھوں۔"

آخر اسلام کا آفتابِ جہاں تاب جو بستی مہار شریف میں تاباں تھا۔ افسوس زیادہ عرصہ اِس بستی میں قیام نہ کر سکے۔ ۳، ذی الحجہ ۱۲۰۵ھ مطابق ۳، اگست ۱۷۹۱ء کو وفات پاگئے۔ بستی تاج سرور، چشتیاں شریف میں آپ دفن کئے گئے جو مہار شریف سے تین کوس جنوب کی طرف ہے۔ "خیر الافکار" میں لکھا ہے۔ کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ وصال سے قبل اپنی محفل میں کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

؎ مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

(مجھے اپنی طرح زندہ ہی خیال کرو۔ اگر تو جسم میں آئے گا تو مَیں جان میں آ جاؤں گا)

نیز خلاصۃ الفوائد میں لکھا ہے۔ کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر یہ سجع تھا۔

؎ "زنورِ محمد جہاں روشن ست"

آپ کا مادۂ تاریخ وصال یہ ہے۔

"حیف و واویلا جہاں بے نور گشت"

حضرتِ قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خاص وعام خلفاء بے شمار تھے مگر اِن میں سے چند مشہور ترین خلفاء کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ خواجہ شاہ محمد سلمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نارووالہ
۳۔ قاضی عاقل محمد رحمۃ اللہ علیہ سکنہ کوٹ مٹھن
۴۔ حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۵۔ صاحبزادہ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ مہاروی
۶۔ مولوی ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ مہاروی

اگرچہ بزرگانِ دین اور اولیائے کرام نے اسلام کی بیش بہا خدمات انجام دیں اور شمالی ہند (پنجاب) میں اسلام کی جڑیں مضبوط کرنے میں بھرپور حصہ لیا اور اپنے روحانی کمالات اور فیوضات سے اطراف کو منور کیا۔ تاہم دین کی سمع فروزاں رکھنے کیلئے مزید محنت و استقلال کی ضرورت تھی۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۲۶ھ جو آپ کے اجل خلفاء سے تھے۔ تبلیغ دینِ اسلام کے ساتھ تعلیم دین کا بھی ملتان میں اہتمام کیا۔ اور اپنے بیظیر استقلال سے دونوں کاموں کو جاری رکھا اور اسلامی تہذیب و تمدن کی جڑیں مضبوط کیں۔ آپ کے زمانہ میں سکھوں نے کئی بار ملتان پر حملہ کیا لیکن حافظ صاحب کی زندگی میں وہ ملتان پر قابض نہ ہو سکے۔

حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والدِ گرامی کا نام مولانا محمد یوسف اور دادا کا نام حافظ عبدالرشید تھا۔ جو قوم اعوان سے تھے۔ آپ کے دادا اعوان کاری کے علاقہ سے ہجرت کر کے ملتان تشریف لائے۔ قلعہ کے مشرقی سمت سکونت اختیار کی۔ ان دِنوں میاں ابوالقاسم اور ابوالہاشم دو حقیقی بھائی تھے۔ ملتان اور اس کے زیرنگین علاقوں کے سردار اور بادشاہی دہلی کے عمائد میں تھے۔ بڑے نیک علم دوست اور ہردلعزیز تھے۔ علماء فضلاء اور اہلِ علم ان کے گرد جمع رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مسجد مع حجرہ اور کنواں جو شاہی کے نام سے موسوم تھے۔ ان کی تحویل میں تھے۔ آپ کے والد میاں محمد یوسف ان دونوں بھائیوں کے معتمد وزیر تھے۔ دونوں بھائی لاولد تھے۔ میاں محمد یوسف کو جائیداد کا متولی بنایا۔

جناب حافظ صاحب نے بچپن ہی میں کلام شریف حفظ کر لیا تھا۔ جوان ہونے سے قبل درسی علوم، کتاب دائرۃ العلوم تک مکمل کر لی تھی۔ نہایت ذکی الطبع اور ذہین تھے۔ کوئی بھی طالب علم آپ سے مقابلہ یا مباحثہ نہیں کر سکتا تھا۔ علم و فضل کے اعتبار سے آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ صاحب مناقب المحبوبین بیان کرتے ہیں کہ ہمیں باریک اور دلیل مسائل میں جب کوئی

Marfat.com

مشکل پیش آتی تو ہم حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی سے پوچھتے تھے۔ آپ واضح اور مکمل جواب فرماتے تھے۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں وہ اپنے ساتھیوں میں علم و زیرکی میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ مسئلہ وحدت الوجود سے غیر معمولی دلچسپی رکھتے تھے۔ شیخ محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کو بیحد پسند کرتے تھے۔ نفحات الانس، مثنوی شریف اشعت اللمعات اور فصوص سے بیحد رغبت و دلچسپی تھی۔

آپ نے ملتان میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا تھا جس میں خود بھی درس دیتے تھے اس مدرسہ کے طالب علموں میں سے ایک خواجہ گل محمد احمد پوری بھی تھے۔ جنہوں نے دو سال تک اس مدرسہ میں تعلیم پائی اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی درس لیا کرتے تھے۔

جناب حافظ صاحب حسنِ اخلاق کے پیکر تھے۔ بچہ ہو یا بڑا ہر ایک سے حسنِ اخلاق سے پیش آتے تھے۔ مناقبِ فخریہ میں درج ہے۔ ۸ے

علیٰ ہذا القیاس حافظ محمد جمال ملتانی کمالِ باطن و تہذیبِ اخلاق و کمالاتِ آراستہ و مریدان ایشاں نیز جماعتے کثیر اند۔

آپ تیر اندازی میں یگانہ تھے لوگوں کو تیر اندازی کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ اور مختلف اسلحہ کو خوب پہچانتے تھے۔ بیحد متبع شریعت تھے۔ غیر شرعی رسوم کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت قبلۂ عالم کے خاص خادم تھے۔ آپ سفر و حضر میں ساتھ رہتے تھے۔ درویشوں کے کپڑے اور روٹی کی تقسیم اور حضرت خواجہ صاحب کیلئے آفتابہ برداری اور وضو کرنے کی خدمت آپ ہی کے ذمہ تھی۔ ۹ے

جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں معرفتِ الٰہی کا ذوق پیدا ہوا اور پیرِ کامل کے متلاشی ہوئے تو حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت خواجہ حافظ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ابنِ خواجہ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ اکثر رات کو حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوتے اور اس مقام پر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے۔ ہر رات کو ایک کلامِ مجید ختم کرتے اور پیرِ کامل کیلئے دعا مانگ کر سو جاتے۔ ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ نور محمد مہاروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ یکجا بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر خواجہ نور مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا "جمال! تمہارے پیر یہ ہیں۔ اِن کا نام نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اِن کا وطن ملتان کے قصبوں میں ایک قصبہ ہے تم اِن کی خدمت میں حاضر ہوں۔ صبح کو فوراً ہی حافظ محمد جمال ملتانی رحمۃ اللہ علیہ مہار شریف کو روانہ ہو گئے اور حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

جناب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چاروں سلسلوں یعنی چشتیہ قادریہ نقشبندیہ اور سہروردیہ میں جامع خلافت تھے۔ لیکن ان کا خاص طریقہ چشتیہ تھا۔ اور اس میں زیادہ تر بیعت کرانے کو پسند فرماتے تھے۔

آپ کے ارشادات و ملفوظات پند و موعظت کا گنجینہ تھے۔ جنہیں آپ کے مریدوں نے جمع کر لیا تھا۔ آپ کے ملفوظات کے تین مجموعے ہیں۔

(۱) **فضائلِ رضیہ**: اِس نام سے آپ کے ملفوظات مولوی عبدالعزیز پرہاروی نے جمع کئے تھے۔ اِس کے علاوہ اِن کا ایک رسالہ گلزارِ جمالیہ بھی جس میں حضرت کے ملفوظات ہیں۔

(۲) **انوارِ جمالیہ**: ملفوظات کے اِس مجموعے کو منشی غلام حسن شہید ملتانی نے مرتب کیا تھا۔

(۳) **اِسرارِ الکمالیہ**: اِس مجموعہ کو مرتب کرنیوالے سید زاہد شاہ ٹھٹھی حمزہ والے تھے۔

آپ کا وصال ۵ جمادی الاوّل ۱۲۲۶ھ بمطابق ۲۷ جون ۱۸۱۱ء کو ہوا۔ جس جگہ پر فوت ہوئے وہیں دفن ہوئے اور وہیں مزار مبارک بنا۔ آپ کے خلیفہ مولوی خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تیسرے روز قل خوانی ہوئی۔ خواجہ نور احمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور نواب مظفر خاں والیٔ ملتان نے مولوی خدا بخش کو دستارِ خلافت باندھی۔ حافظ محمد جمال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دو شادیاں تھیں مگر اولاد نرینہ تھی ایک لڑکی ہوئی تھی مگر وہ بھی لاولد فوت ہو گئی۔ صاحب گلشنِ ابرار خواجہ اہم بخش صاحب رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لے گئے۔ حافظ صاحب نے معصومہ (لڑکی) کو سمجھایا کہ جب حضور گھر تشریف لائیں تو دامن پکڑ کر عرض کرو کہ مجھے بھائی کی پیاس ہے فی سبیل اللہ غور فرمائیں حضور

Marfat.com

نے میرے جدِ امجد خواجہ نور احمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تمہارے بھائی یہی ہیں یہ کلمہ سُن کر حافظ جی نے سمجھ لیا کہ اولادِ نرینہ میرے مقسوم میں نہیں ہے۔

آپ کے خلفاء بیشمار تھے مگر اِن میں سے مشہور ترین مولوی خدا بخش مُلتانی خیرپوری تھے۔ صدہا انسانوں نے ان سے فیض حاصل کیا جناب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر دوستوں کی تربیت کی اور انہیں خلافت سے سرفراز فرمایا۔ مولوی خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ماہِ صفر ۱۲۵۱ھ / مئی ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ توحید کے مضمون میں آپ نے "رسالہ توفیقیہ" تصنیف فرمایا۔

حافظ صاحب کی تاریخِ وصال اِس شعر سے نکلتی ہے۔

خرد زسال وصال چو جستجوئے کرد
ندائے داد سرِ دشم کہ یافت وصال

۱۲۲۶ھ

حضرت صاحبزادہ حافظ غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ | حضرت قبلۂ عالم

رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے فرزند حضرت خواجہ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ حضرت خواجہ نور الصمد رحمۃ اللہ علیہ فرزندِ اوّل کے بعد مسندِ سجادگی پر فروکش ہوئے۔ آپ کا دامنِ فیض مشرق و مغرب میں عوام و خواص تک پھیلا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو کثیر اولاد سے نوازا۔ حافظ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ کو چاروں سلسلوں میں نسبتِ ارادت و اجازت حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ سلسلہ حضرت کے تمام واصلین پر آپ کی شفقت و عنایت تھی۔ آپ اپنے زمانے کے بڑے عابد اور متقی تھے۔ شریعت کی نہایت پابندی کرتے تھے۔ دینی علوم کے حاصل کرنے میں مشغول رہتے تھے۔ عقلی اور نقلی علوم پر قدرت و عبور حاصل تھا۔ بچپن ہی میں کلام پاک حفظ کرلیا تھا۔ اِس کے بعد علومِ متداولہ حضرت قاری صبغۃ اللہ اور ان کے جانشین محمد بخش صاحب، خواجہ خدا بخش خیرپوری رحمۃ اللہ علیہم سے حاصل کیئے۔ علومِ باطنی کی تعلیم حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے پائی۔ آپ دلائل شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ آپکو غریبوں اور مسکینوں سے بہت پیار تھا اور آپ کی خانقاہ غریبوں اور مسکینوں

Marfat.com

کی مسکن گاہ تھی۔ دلائل شریف کا عمل اس سلسلہ میں اس طرح رائج ہوا۔ ایک دفعہ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ مہار شریف سے دہلی حضرت مولانا فخر الدین فخرِ جہاں رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جا رہے تھے۔ راستہ میں بمقام ہانسی خواجہ قطب جمال صاحب خلیفہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم تھے۔ یہاں ایک مشہور بزرگ میاں محمد ماہ نامی سلسلہ شطاریہ کے متوسلین میں سے مقیم تھے۔ اُنہوں نے حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات فرمائی۔ دورانِ گفتگو میں عملِ دلائل شریف کا بھی ذکر ہوتا رہا۔ اس بزرگ نے حضرت قبلۂ عالمؒ کو ایک نسخہ دلائل شریف کا عنائت کیا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو اپنے وظیفہ میں داخل کر لیں۔ اور اپنے سلسلے میں اس کو رواج دیں۔ حضرت قبلۂ عالم نے دلائل شریف کا نسخہ لے لیا۔ اس کو اپنے اوراد میں داخل کرنا بجز اجازت اپنے پیر کو مناسب نہ سمجھا۔ اور دہلی پہنچ کر حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس تمام سرگزاشت کو عرض کیا۔ حضرت مولاناؒ نے دلائل شریف کے عمل کو پسند فرمایا اور اپنے پیارے مرید کو اس کی اجازت بخشی۔ اس وقت سے دلائل شریف کا عمل اس سلسلہ میں رائج ہو گیا۔[۱۱]

حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو بہت پیار کرتے تھے۔ اپنے دسترخوان پر ان کو بٹھا کر اکٹھے کھانا کھاتے تھے۔ جب سفر کا موقع آتا تو اپنی سواری پر پیچھے بٹھاتے تھے اور ہر خاص و عام سے فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ حرم محترم کو تاکید تھی کہ وہ اسے اپنے ہی بیٹے کی طرح عزیز رکھیں۔ ہر طرح کے کھانے اور فاخرہ لباس ان کے لئے مہیا کیے جاتے۔ چند خدام ان کی خدمت پر مامور تھے۔[۱۲]

غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حاجی نجم الدین شیخاوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ (چاچڑاں شریف) آپ کے معاصرین میں سے تھے۔

آپ نے ۲۷ ربیع الاوّل ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۷۰ء میں وفات پائی۔ آپ کا مزار چشتیاں شریف میں ہے۔ جو زیارت گاہِ خلائق ہے آپ کے پانچ صاحبزادے تھے۔ خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ مصنف "گلشنِ ابرار"[۱۳]۔ سب سے بڑے صاحبزادے اور خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اِس سِلسلہ کی ایک اہم کڑی ہیں آپ کی پناہ میں جو ہستی بھی آئی وہ آسمانِ لازوال پہ عظمت و شہرت کا ستارہ بن کر چمکی ۔ مولوی خُدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ عرف خواجہ فیضِ کمال چشتی ، چمنستانِ چشت کے اِسی گوشۂ مہاروی سے تعلق رکھتے ہیں ۔

آپ کے مشہور ترین خلفاء کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں

۱۔ خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خواجہ محمد عارف مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خواجہ عمر بخش رحمۃ اللہ علیہ خیرپوری

۴۔ میاں احمد پنہے رحمۃ اللہ علیہ

جن کی ذاتِ بابرکات کی کرامات سے کفرستانِ ہند میں نورِ اسلام پھیلا اور ہر صاحب علم و فہم نے اپنی استطاعت کے مطابق اکتساب کیا ۔

قطعۂ تاریخ وفات حضرتِ حافظ صاحب غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ ما حضرت غلام فرید ؒ — بود روشن بملک ہم چوں ماہ
بود ماوائے ہر خواص و عام — یا میر غیر فقیر بود شاہ
بود از مہد تا بوقتِ لحد — متوغل بذکر و فکرِ الٰہ
بیست ہفتم ربیع الاوّل بود — سوئے فردوس شد روان آن شاہ
وقتِ نقاش جہاں چہ خورد و بزرگ — نعرہ زن ہمہ شد بنالہ و آہ
گفت تاریخ از سرِ الہام — ہاتفی مظہر جمال اللہ

۱۲۸۶ھ

حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صاحبزادہ حافظ غلام فرید مہاروی ؒ کے وصال کے بعد آپ مسندِ ارشاد و ہدایت پر متمکن ہوئے اور بیشمار حضرات مستفید ہوئے ۔ آپ کی عظیم شخصیت ، نیک سیرت حسنِ اخلاق ، علمیت و فضیلت کشف و کرامات نے عقیدتمندوں کو گرمئ محبت سے گرمایا اور نورِ عشق سے جگمگایا ۔ مُردہ دِلوں کو زندہ کیا ۔ آپ ایک شمعِ ہدایت تھے ۔ آپ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع تھا ۔ صاحبزادہ محمد ناصر

Marfat.com

مہاروی مدظلہ العالی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے مولوی خدا بخش نے فرمایا۔ عرس کے موقع پر آپ لنگر کا بہت ہی زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ صبح و شام اور رات دن لنگر تقسیم ہوتا رہتا تھا بڑے سخی اور فیاض تھے۔ آپ میں غریب نوازی اور فقیر پروری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سخی خداوند کریم کا دوست ہے۔ خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ سخاوت میں کمال رکھتے تھے۔ آپ کی دردآشنائی کا یہ عالم تھا کہ حاجت مندوں کی حاجات کو اپنی ضروریات سے مقدم خیال کرتے تھے۔ آپ کے اخلاقِ کریمانہ اخلاقِ نبویہ کا پرتو تھا۔ اخلاقِ حسنہ یہ ہے کہ اس کا بندہ حقوقِ الٰہی کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی درجہ بدرجہ بجالائے۔ خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ ان صفات سے بیحد متصف تھے

سیّد غوث محمد شاہ ولد سیّد دین محمد شاہ ٹھٹھی حمزہ والے جن کے پردادا حضرت سیّد زاہد شاہ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ملفوظاتِ حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ "اسرارُ الکمالیہ" کے نام سے مرتب کیئے تھے۔ خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ کہ خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ ضعیف العمر تھے خدام انہیں پالکی میں بٹھا کر مہار شریف سے تونسہ شریف لاتے اور وہ حضرت سیّد زاہد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتے تھے ایک ایک دفعہ یہاں تشریف لائے میرے والد حضرت قبلہ سیّد دین محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ مجھے وضو کرا کر آپ کے پاس لے گئے۔ کہ حضرت ان کیلئے دعا فرمائیں۔ حضرت نے اپنی آنکھیں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے کھول کر دیکھا اور اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈال دیا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم جناب خواجہ حافظ، غلام فرید مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور برادرِ مکرم خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ آپ اپنے باپ کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت چاروں سلسلوں میں حاصل کیا۔ معقولات اور منقولات اور فنون کی تعلیم خواجہ عمر بخش خیرپوری رحمۃ اللہ علیہ سے پائی۔ کئی سال تک مہار شریف میں آپ کی خدمت میں رہے اور اخذ فیض ہوئے۔ پھر دُور دراز علاقوں میں تبلیغ اور اشاعت دینِ اسلام کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ تصوف کا درس اپنے برادرِ مکرم خواجہ امام بخش مہاروی سے حاصل کرتے رہے۔ ان کے علاوہ وقت کے بڑے بڑے مشائخ اسلام کی صحبت میں رہ کر فیضیاب

Marfat.com

ہوئے۔ آپ نیک، خلیق، محبِ اسلام اور پابندِ شریعت تھے۔

مولوی خدا بخش بیان کرتے ہیں کہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید موچی تھا وہ بہت غریب تھا اِس کے گھر تشریف لے گئے۔ مَیں بھی اِن کے ہمراہ تھا۔ پہلے وہ آپ کی آمد پر بیحد خوش ہوا۔ پھر وہ گھبرا گیا۔ کیونکہ اِس کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ شیخ کی خاطر مدارت کرتا۔ حضرت نے اس کے تاثرات کو بھانپ لیا اور مجھے چند روپے دیکر کہا کہ دعوت کا اہتمام کیا جائے۔ جب وہاں سے فارغ ہوکر گھر گئے تو مَیں نے عرض کی۔ حضرت! یہ کیا ماجرا ہے۔ ہمیشہ میزبان مہمان کیلئے انتظام کرتا ہے۔ لیکن یہاں مہمان میزبان کی خدمت کر رہا ہے۔ آپ نے جواب فرمایا کہ غریب ہونے کے باوجود اس نے گوارا نہ کیا کہ میرے شیخ بغیر خدمت کے واپس جائیں۔ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ خدمت نہ کر سکا۔ مَیں یہ کیسے برداشت کرتا کہ لوگ کہیں کہ پیر ہمیشہ مریدوں کے گھر خدمت کی خاطر آتے ہیں بلکہ یہ غلط ہے۔ پیر جب بھی جاتا ہے آپ مرید کو کچھ دے کر آتا ہے۔

حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ۶، رجب ۱۳۴۱ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار چشتیاں شریف میں واقع ہے۔ پاکستان کے کونہ کونہ میں آپ کے عقیدتمند موجود ہیں۔ جو سال کے تمام دِنوں میں اور خاص طور پر عرس کے موقع پر دعاؤں کی قبولیت، روحانی قوت اور سکونِ قلب کی دولت کو حاصل کرتے ہیں۔ عرس کے ایام میں ایک میلہ بھی لگتا ہے۔ جس میں مقامی لوگوں ضلع ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خاں اور دیگر ضلعوں کے سائل ٹوٹے ہوئے دل لیکر چشتیاں شریف آتے ہیں اور مرادوں سے بھری ہوئی جھولیوں کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ یہ وہ متبرک و مقدس مقام ہے۔ جہاں بیقراریوں کو قرار میسر آجاتا ہے۔ ذہنی سکون اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے۔

آپ کے مریدوں اور خلفاء کی تعداد بے شمار ہے۔ جنہوں نے صاحبِ مزار کے مسلک کے مطابق تعلیمات کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ مولوی خدا بخش ڈھڈی مہاروی رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ اَدّو)، ملک فیض بخش رحمۃ اللہ علیہ (شجاع آباد)، ماسٹر غلام رسول صاحب (ڈیرہ غازیخاں)، سیّد غوث محمد شاہ (ٹھٹھی حمزہ)، میاں گلاب صاحب (ڈیرہ غازی خاں)، میاں محمود (ٹھٹھی حمزہ)

Marfat.com

مشہور ترین خلفاء میں سے ہیں ۔

خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن، خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ امام بخش اولیسی سیرانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے معاصر بزرگ بیان کیے جاتے ہیں ۔

قطعہ تاریخ وفات

کمال الدین پیرِ سخا بود — غریباں بے نوایاں را نوا بود
سکیناں عنایت بنمودی — با محتاجاں نہایت پُر حیا بود
بتاریخ وصال خواجۂ اجمیر — بحق پیوست مقبولِ خدا بود
سرودش از غایت تہذیب و صلش — بگفت آں قوم خود را پیشوا بود

۱۳۴۱ھ

Marfat.com

باب پنجم

مولوی حضرت خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و عادات اور تصرفات

محبت شیخ

مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ تقریباً بارہ سال شیخ کی خدمت میں رہے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بے حد شفقت و رحمت فرمایا کرتے تھے۔ ہر خاص و عام سے فرماتے تھے۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اور اسی پیار و محبت سے پیش آتے جیسا کہ ماں باپ اپنے حقیقی بچوں سے کرتے ہیں۔ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا جب کبھی مشکل پیش آئے تو شیخ کی طرف رجوع کیا جائے ان کے فیوض و برکات سے آپ کی مشکلات اللہ تبارک و تعالیٰ آسان کر دے گا۔ ایک دفعہ سخت بیمار پڑ گئے۔ زندگی سے ناامید ہو گئے۔ شیخ کی طرف متوجہ ہوئے۔ تھوڑی دیر میں عالم خواب میں شیخ تشریف لائے اور آپ کو شفایاب ہونے کی خوشخبری دی۔

ضعیف العمری میں آپ اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے، وضو کراتے، کپڑے دھوتے اور پہناتے۔ غرضیکہ ہر لمحہ ان کی خدمت میں کمربستہ رہتے تھے۔ اور ان سے علیحدہ نہ ہوتے

خدمتِ خلق

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مخلوقِ خدا کی خدمت میں گزارا۔ کسی قسم کا کوئی مشکل سے مشکل معاملہ یا مسئلہ کسی کو درپیش آتا تو آپ تھوڑے وقفہ میں اور پوری احتیاط کے ساتھ حل فرماتے۔ آپ کے عزیزوں، رشتہ داروں اور گرد و نواح میں کوئی شخص فوت ہو جاتا تو آپ اس کے کفن و دفن کا خود انتظام کرتے۔ میت کو لحد میں اتارتے قبر پر قرآن خوانی کرتے اور کرواتے۔ اس کیلئے ایصالِ ثواب اور فاتحہ کا خود اہتمام کرتے تھے۔ یتیموں اور مسکینوں کی امداد کو فرضِ اولیں خیال کرتے تھے۔ اگر کوئی غریب، نادار طالب علم، علم کے حاصل کرنے کیلئے اخراجات کی استطاعت نہ رکھتا تو آپ اس کے ساتھ تعاون فرماتے۔

Marfat.com

اگر کوئی غریب بے نوا ، اپنی بیٹی کی شادی اپنی ناداری کے سبب نہ کرسکتا تو آپ اس کی شادی انجام کرانے کا انتظام کرتے ۔ بیمار کی عیادت کیلئے جاتے ۔ دوائی دیتے اور اس کی صحت کے لئے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا بھی فرماتے ۔ آپ بہت اچھے طبیب تھے ۔ اکثر لوگوں کو علاج معالجہ کیلئے نسخہ جات اور ادویات عنایت فرماتے ۔ آپ کی حکمت سے کئی لاعلاج مریض شفایاب ہوئے آپ ماہر عملیات بھی تھے ۔ تعویزات وظائف وادویات لینے کیلئے آپ کے ہاں ہر وقت عورتوں مردوں ، بوڑھوں اور بچوں کا تانتا بندھا رہتا ۔ آپ اپنے ہاتھ کی کمائی جو آپ تجارت وکاشتکاری کے ذریعے حاصل کرتے تھے ۔ اسے تمام ذریعوں پر ترجیح دیتے تھے ۔ محنت ومشقت کرکے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا پیٹ پالتے ۔ اگر آپ کے پاس آپ کی ضروریات سے زائد ہوتا تو اس سے آپ مستحقین کی امداد فرماتے ۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو نذرانہ آتا تھا وہ سب تقسیم فرما دیتے تھے ۔ بیوہ عورتوں کے نکاح کرانے میں کوشاں رہتے تھے ۔

آپ نظریہ وحدت الوجود کے قائل تھے ۔ تصوف کی بلند پایہ کتب فصوص الحکم ، لوائح ، منطق الطیر گلشن راز آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھیں ۔ مثنوی شریف آپ کو حفظ تھی ۔ جس سے عوام الناس کو مستفید فرمایا کرتے تھے ۔ نہایت اعلیٰ علمی ذوق رکھتے تھے ۔ کچھ عرصہ تک جامع مسجد کمنگراں والی (نزد مزار سید نہنگ شاہ بخاری) میں درس وتدریس کے علاوہ خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے ۔

ایسی ہی بیشمار خدمات کا جذبہ آپ کو ورثے میں ملا جسے بیان کرنا مشکل ہے ۔

مشائخ کے ساتھ عقیدت ومحبت

حضرت نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کے دوستانہ تعلقات ورآسم تھے ۔ ایک دفعہ خواجہ صاحب آپ کے مکان پر تشریف لائے تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی ۔ آپ نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ سرکار بندہ نے نیا چوبارہ بنوایا ہے ، سرکار چوبارہ پر تشریف لے چلیں اور دُعا فرمائیں خواجہ صاحب نے چوبارہ کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا اور رک گئے ۔ قدم واپس کرلیا اور آپ سے کہا کہ آپ پیچھے نہ رہیں ۔ پہلے آپ تشریف لے چلیں ۔ مجھے گناہگار نہ کریں ۔ آپ نے معذرت چاہی اور کہا حضرت مجھے آپ کی صورت میں حضرت خواجہ غوثِ زماں شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت نظر آرہی ہے ۔ اس مقدس صورت کی جانب پشت کرنے کی

Marfat.com

ے
بی ادب گستاخی نہیں کر سکتا۔ بالآخر خواجہ صاحب کے اصرار پر دونوں بزرگ برابر برابر اوپر چڑھے
خواجہ صاحب نے دُعا فرمائی۔

آپ کو صاحبزادگان مہارویہ سے بڑی عقیدت تھی۔ اِن میں حاجی غلام فرید بن خواجہ محمد عارف
ی قابلِ ذکر ہیں۔ اِن سے آپکو قلبی لگاؤ تھا یہی وجہ تھی کہ آپ نے تمام اہلِ خانہ کو اِن کی بیعت
خواجہ صاحب ان کے یہاں اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔
آپ نے بے شمار بزرگانِ دین کی زیارت کی سعادت حاصل کی جس میں حضرت خواجہ غلام فرید
ڑوی، خواجہ اللہ بخش تونسوی، حضرت سیّد مہر علی شاہ گولڑوی، حضرت خواجہ سیف الدین
رنگ آبادی، شمس العلماء، خواجہ حسن نظامی دہلوی، خواجہ محمد عارف مہاروی، خواجہ محمد غوث
اروی، خواجہ امام بخش سیرانی اویسی، خواجہ فیض محمد شاہ جمالی، خواجہ غلام حسن سواگ رحمہم اللہ
ہم کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔
علماء و مشائخ میں سے قاضی حبیب اللہ، قاضی حافظ الٰہی بخش، صوفی غلام محمد المعروف
ولوی صوفی، صوفی نتھو میاں، پیر استادہ میاں، قاضی ابوالحسن، سید کرم حسین شاہ آپ کے
ہمعصر تھے۔

مزارات پر حاضری

آپ نے پاک و ہند کے جلیل القدر اولیاء عظام کے مزارات پر حاضری دی اور ان سے فیضِ روحانی و باطنی حاصل کیا جن میں حضرت داتا گنج بخش ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتیؒ، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ، حضرت نور محمد مہارویؒ، حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ، حضرت غوث بہاول الحق زکریا ملتانیؒ، سلطان العارفین حضرت باہوؒ، حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ شامل ہیں۔

اخلاق و عادات

آپ خلیق متواضع اور صاحب بصیرت انسان تھے۔ تصوف اور شاعری میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ درویش صفت و صوفی عالم باعمل اور جود و سخا کے پتلے تھے۔ جو بھی آپ سے ایک بار ملتا آپ کے اوصاف کا

Marfat.com

کا گرویدہ ہو جاتا۔ اگر کوئی آپ کو دُکھ دیتا تو آپ اسے معاف کر دیتے اور اِس کے حق میں خیر و برکت کی دعا فرماتے اور کہتے کہ "اللہ ایمان بخشی"۔ کوٹ ادو کے ایک معروف بزرگ سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مجھے کافی عرصہ قبلہ مولوی صاحب کی خدمت میں گزارنے کا موقع ملا لیکن میں نے کبھی بھی آپ میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جس سے کسی کا دِل دُکھے اور نقصان پہنچے۔ آپ جو دُعا فرماتے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا۔ صاحبِ کمال بزرگ تھے آپ کی زبان میں خاص تاثیر تھی ہاتھوں میں شفا تھی۔

ہر پریشان حال کی پریشانی دور کرتے۔ آپ اپنے مخالفین سے بھی پیار و محبت سے پیش آتے جو لوگ آپ کے ہاں روزانہ پابندی سے آتے۔ ان کی غیر حاضری میں انکی خیریت معلوم کرنے کیلئے بے چین سے رہتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ کی حلوائی کی دوکان جو طاخی بازار میں واقع ہے۔ وہاں پر روزانہ رات کو کوئی شخص رفع حاجت کر کے چلا جاتا۔ آپ صبح سویرے وہاں جا کر صفائی کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تین سال کا عرصہ گزر گیا لیکن آپ نے اِس بارے میں کسی سے شکایت تک نہ کی۔ اچانک اِس شخص نے رفعِ حاجت کیلئے آنا چھوڑ دیا تو آپ بیحد غمگین ہوئے کہ اِس خدا کے بندے نے وہاں آنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کی خدمت کرنے کا کتنا اچھا موقع دیا تھا۔ شاید اللہ تعالیٰ اِس کے بدلے میں مجھے معاف فرمائے۔ آپ نے کبھی گوارہ نہ کیا کہ کسی دوست یا دشمن کا دِل دُکھے۔ لوگوں کی خوشی غمی میں شریک ہوتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔ جب کوئی شخص آپ سے ملنے آتا تو نہایت بشاشت اور خندہ روئی کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ اور ہر شخص کے فہم و ادراک کے مطابق گفتگو کرتے جن کی اولاد نہ ہوتی اِنہیں اپنا والدین سمجھتے اور جن کے والدین نہ ہوتے اِنہیں اولاد کی طرح چاہتے تھے۔

عبادت و ریاضت

آپ ہمیشہ باوضو رہا کرتے تھے۔ رات کا اکثر حصہ نوافل و ذکر میں گزارتے تھے۔ دل و زبان کو ذکر اللہ سے کبھی جُدا نہ کیا۔ "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" اللہ تعالیٰ کا ذکر باعثِ اطمینانِ قلب ہے۔

آپ نے ۲۷ رمضان المبارک لیلۃ القدر کی رات کو جب آپ عبادت میں مشغول تھے۔ دیکھا کہ اچانک نور فضاؤں میں پھیل گیا اور ذرّہ ذرّہ روشن ہو گیا۔ متعدد بار آپکو

Marfat.com

سعادت نصیب ہوئی ہے۔

جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھتی گئی اوراد و وظائف میں اضافہ کرتے گئے۔ آپ اکثر چھپ کر دت و ذکر کیا کرتے تھے۔ تاکہ ریا کا عنصر شامل نہ ہو۔ آپ کو کشف قبور، کشفِ قلوب اور کشفِ دلح پر مہارت حاصل تھی۔

حُبِ رسُول

آپ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین، فخرِ موجودات علیہ تحیۃ والثناء سے والہانہ محبت تھی۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سُننے ہی آپ کی کھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ قصیدہ بردہ شریف اور دلائل الخیرات شریف آپ کے اوراد میں شامل تھے۔ اِسی محبت کی وجہ سے متعدد بار آپ کو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری نگاہ گنبدِ خضریٰ پر پڑ جائے تو بس رونے روتے اندھا ہو جاؤں۔ آپکا یہ فرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید محبت کی علامت ہے جو کسی محب ہی کو نصیب ہوتی ہے۔

حُلیہ و لباس

آپ بہت خوب رو اور حسین و جمیل تھے۔ مردانہ جمال و وقار کے پیکر تھے۔ رنگ گندمی، قد میانہ، آنکھیں نورانی اور موتی بھنویں چہرے پر سفید اور گھنی ریش مبارک تھی۔ عمامہ کھلا کرتا اور نہبند استعمال کیا کرتے تھے۔ آپ کو سفید لباس بہت پسند تھا آپ کی چال میں بڑا وقار تھا۔

اقوال

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے بندو اپنے آپ کو پہچانو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرو۔ والدین کی خدمت کرو۔ بڑوں کا ادب کرو۔ چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ متکبر ہو کسی کی خوشامد و مخالفت نہ کرو۔ بندگانِ خدا کی خدمت کرو۔ خدا پر توکل رکھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے امتحان لے کر ہی آزمائش میں ڈالتا ہے۔ بندے کو ہر حال میں راضی برضا رہنا چاہیئے۔ اور تکلیف پر بھی خُدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر وقت جاری رکھو۔ نماز و صبر سے کام لو۔

تالیفات

آپکی خود نوشت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے چند رسائل تحریر فرمائے جن کے نام

Marfat.com

یہ ہیں۔

۱۔ اصولِ بیعت، ۲۔ عملیاتِ چشتیہ، ۳۔ فیضِ چشتیائی

وصال و دفن

آپ کے وصال فرمانے سے چند دن پیشتر ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ آپ کے آباد و اجداد تشریف لائے ہوئے ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ ہم خدا بخش کے استقبال کیلئے آئے ہیں۔ آپ نے خود بھی بذریعہ کشف معلوم کرلیا کہ آپ کا وقت وصال قریب ہے۔ تو آپ نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اپنے پاس بلایا اور وصیت کی کہ میرے انتقال کے بعد اگر کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو میرے مزار پر آکر دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرما دے گا۔ جس دن آپ کا وصال ہوا۔ اس روز یہ الفاظ آپ کی زبان پر تھے۔

تیڈے عالم فاضل ہور بہوں — مک جاہل بند ڑھالے دی سہی

آپکا وصال ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ بمطابق ۲۲ فروری ۱۹۵۹ء بروز پیر بوقتِ ظہر ہوا۔ آپ کی نمازِ جنازہ قاضی ابوالحسن اعوان قطب شاہی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ آپ کو شمالی قبرستان کوٹ اُدّو میں حضرت سیّد عبداللطیف شاہ شہید کے مزار کے قریب شمال مشرق میں دفن کیا گیا۔ آپ کے وصال کا تاریخی مادہ جو حکیم اہلسنت، استاد المحققین حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی نے لکالا ہے یہ ہے۔

آہ رحلت یزداں پرست
۱۳۷۸ھ

آپکے وصال کا ایک اور تاریخی مادہ یہ ہے۔

آں عاشقِ قدسی برفت
۱۳۷۸ھ

اولادِ امجاد

آپ کے ماموں مولوی کریم بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی لختِ جگر آپ کے نکاح میں دے دی۔ ان سے آپ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں عالمِ جوانی میں آپ کی زندگی ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ تیسری صاحبزادی کا انتقال آپ کے وصال کے تقریباً ۲۵ برس بعد ہوا۔ یہ سب لاولد تھے۔ آپ کی چھوٹی صاحبزادی باحیات ہیں اور صاحبِ اولاد ہیں۔

Marfat.com

تلامذہ صاحبزادہ مولوی محمد حسین ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ، الحاج صوفی غلام حیدر چشتی مہاروی سرپرست انجمن غلامانِ اولیاء اللہ کوٹ اَدّو، میاں فیض احمد قریشی ایڈووکیٹ کراچی، قاضی کلیم اللہ لیلینی کوٹ اَدّو، صوفی محمد رمضان برادر (مدرس جامع مسجد لوہاراں والی کوٹ اَدّو) آپ کے صفِ اوّل کے شاگرد اور عقیدت مند ہیں۔

Marfat.com

تتمہ

حوالہ جات، توضیحات، احوال بعض رجال مذکور در تذکرہ

باب اوّل

۱ے القرآن

۲ے یہ شہر "کرنگانور" کے نام سے پکارا جاتا تھا جو اب بھارت میں کلکتہ کے نام سے مشہور ہے۔

۳ے صد نمبر ۵۴ (اردو ترجمہ)

۴ے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات قاضی محمد عمر صاحب سیت پوری نے "خلاصۃ الفوائد" کے نام سے مرتب کیئے۔ جو آپ کے حالات کا اہم ماخذ ہے۔

آپ بستی جھانگی والی میں رہتے تھے جو بہاول پور سے تین کوس مشرق کی طرف واقع ہے۔ آپکو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی سے بہت عقیدت تھی۔ آپ سفر و حضر میں ملتان کی طرف پاؤں کر کے نہیں سوتے تھے۔

۵ے مولوی محمد گھسلوی رحمۃ اللہ علیہ، آپ حضرت نور محمدؒ نارد والہ کے مرید تھے۔ اُنہوں نے "خیر الافکار" کے نام سے اپنے پیر و مرشد اور حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جمع کیئے۔

(ماخذ مناقب المحبوبین صد ۶۴)

Marfat.com

باب ۲

حضرت عبدالوہاب دین پناہ رحمۃ اللہ علیہ

لے حضرت سیّد صلاح الدین عبدالوہاب دین پناہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دورِ اکبری میں کوٹ ادو کے علاقے میں جو اب انہی کے نام سے مشہور ہے وفات پائی۔ آپ سادات بخارا سے تھے بواشاعتِ دینِ اسلام کی غرض سے برِصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے اور اُچ شریف (بہاولپور) میں قیام کیا۔

آپ بڑے ولیٔ کامل، سالک، مجاہد اور ریاضت میں مقام رکھتے تھے۔ کم خواب، کم نوش، کم گو تھے اور ہمیشہ یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ باطنی حالات اور مکاشفات میں بھی آپ کا بلند مقام تھا۔ آپکا سلسلہ نسب جو مولانا نور احمد فریدی نے تذکرہ شاہ رکنِ عالم" کے آخری صفحہ پر تحریر کیا وہ یوں ہے۔

سیّد دین پناہ، سید شاہ حسین، سید بڈھا شاہ، سید قطب الدین شاہ، سید شاہ محمود، شاہ احمد سید قطب الدین، سید کبیر الدین، سیّد اسمٰعیل قطب، سید ناصر الدین محمود۔ سیّد مخدوم جہانیاں۔

اس کے علاوہ ایک اور شجرہ نسب جو اس علاقے کے سادات بخارا کے پاس موجود ہے۔ وہ یہ ہے۔

دین پناہ، سید حسن، سید بڈھا، سیّد محمد، سید احمد، سید قطب، سید حامد کبیر، سید اسمٰعیل سید قطب، سید ناصر الدین، سید مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ چند پشتوں سے یہ سلسلہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

آپ ۹۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۱۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

جب آپکا وصال ہوا تو تدفین کے معاملہ میں مریدوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ آپکو دریا پار تولنہ شریف کے قریب دفن کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا گروہ کوٹ ادو کے قریب دفن کرنا چاہتا تھا۔ رات کو حضرت نے کسی معتقد کو ارشاد فرمایا کہ لڑائی جھگڑا نہ کرو بلکہ دو صندوقیں تیار کرو۔ رات کو دو صندوقیں تیار کی گئیں۔ صبح کو جب دو گروہ آپکو دیکھنے آئے تو آپ کا جسدِ اطہر دونوں صندوقوں میں موجود تھا۔ ایک گروہ نے ایک صندوق کوٹ ادو کے قریب، دوسرے نے تولنہ

Marfat.com

کے قریب سپردِ خاک کیا۔ چونکہ دین کی خدمت کرنے کے باعث آپکا لقب دینِ پناہ پڑگیا۔ اِس لیئے جن مقامات کو آپ کے آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا وہ دونوں دائرہ دینِ پناہ مشرقی اور دائرہ دین پناہ مغربی کے نام سے چار دانگ عالم میں مشہور ہوگئے۔ آپ اپنے ہی خاندان میں بیعت تھے۔ اور مسلک کے لحاظ سے سہروردی حنفی تھے۔ صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔

۲۔ نواب مظفر خان شہید

آپ ناظمِ ملتان تھے۔ ۱۷۷۶ء سے لے کر ۱۸۱۸ء تک بڑی سمجھ قابلیت اور فرض شناسی سے ملتان کا انتظام کیا۔ آپ اولیاء اللہ کے بہت عقیدتمند تھے۔ جب حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ حضرت خواجہ خدا بخش خیرپوری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی تو نواب صاحب اور ان کے صاحبزادے نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ رسمِ قل کے بعد دستار بندی کی تقریب میں نواب صاحب نے خواجہ خیرپوری رحمۃ اللہ علیہ کو دستارِ خلافت سے نوازا۔ اِس بہادر جری اور شیر دل نواب کو اسّی برس کی عمر میں راجہ رنجیت سنگھ کا مقابلہ کرنا پڑا اور بڑی بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے داد شجاعت دیتا ہوا شہید ہوا اور اِس کے پانچ جانباز فرزند بھی میدانِ کارزار میں گرے۔ بڑا بیٹا سرفراز خاں اُسی زخم کھا کر بے ہوش ہوا۔ جب وہ ہوش میں آیا تو اُس نے بے ساختہ کہا،

؎ مظفر بر بساطِ مرگ نبشت　　سلامی ز ملتان رخت بربست

۳۔ نواب اَدُّو خاں

کوٹ اَدُّو شہر کا بانی نواب اَدُّو خاں جو بلوچ قبیلہ کی ایک شاخ میروانی سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ بہت بہادر اور نڈر تھا۔ نواب غازی خاں نے اسے اِس علاقے کا حاکم مقرر کیا۔ نواب اَدُّو خاں نے بڑی محنت و لگن سے اِس علاقے کی ترقی و توسیع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ یہ شہر اس کے کردار کی غمازی کرتا ہے۔ اِس نے اِس علاقے کی حفاظت کیلیئے کچی فصیل بنوائی اور قلعہ بھی تعمیر کرایا۔ جسکی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ بعد میں وہ دریا برد ہوگئے۔ حضرت علامہ عبدالعزیز ہاردوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "زمردِ اخضر" کے صفحہ نمبر ۱۶۲ پر قلعہ اَدُّو تحریر ہے۔

نواب اَدُّو خاں اولیاء اللہ کا بہت عقیدت مند تھا۔ تذکرہ شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ صر۱۵۲ میں نور احمد فریدی تحریر فرماتے ہیں "کہ نواب اَدُّو خاں حضرت دین پناہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدتمند تھا۔

Marfat.com

انہوں نے آپ کے مزار پہ نہ صرف خوبصورت مقبرہ تعمیر کرایا بلکہ مدرسہ کے طلباء زائرین عاکفین کیلئے حاصل اراضیات وقف کر دیں۔ اور مکان بھی بنوا دیئے۔"

نواب اَدّو خان نے کوٹ اَدّو کے علاقے میں ہی وفات پائی اور مٹی کے ٹیلے کے قریب دفن ہوا جو ٹبہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں پر رہنے والے لشاری بلوچ نواب اَدّو خاں کو اپنا جدِ امجد بتاتے ہیں۔ اور اسکی جائے مدفن جو احاطہ اَدّو خان کے نام سے مشہور ہے۔ اِس کی مقبوضہ اراضی کہتے ہیں۔ اِس کے علاوہ اِس علاقہ کے بخاری سادات اور شیعہ سُنی حضرات اِس جگہ کو خانقاہ سیّد ولی شاہ اور "جال والا پیر" کے نام سے منسُوب کرتے ہیں جو اَدّو خاں کے پیر و مرشد تھے۔ اِس کے علاوہ بعض حضرات اِسے قبرستان بتاتے ہیں۔ (اِس وقت یہ مسئلہ متنازعہ فیہ ہے)۔

۴۔ مجدّدِ کبیر حضرت علامہ شیخ عبدالعزیز قریشی پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

آپکی ولادت باسعادت ۱۱۹۰ھ میں غزنی (افغانستان) کے محلہ حکیم سنائی میں ہوئی۔ بعض آپ کی ولادت اور جائے پیدائش میں اختلاف کرتے ہیں۔ اور ۱۱۹۹ھ، ۱۲۰۶ھ بتاتے ہیں اِس کے علاوہ آپ کی جائے ولادت کوٹ اَدّو موضع پرہاراں بتاتے ہیں۔

آپ کے والدِ ماجد کا نام احمد بن حامد تھا۔ آپ قریشی النسل تھے۔ آپ بہت بڑے محدث و فقیہہ عالم باعمل اور ولیٔ کامل تھے۔ آپ حافظِ قرآن تھے۔ کتابتِ قرآن کا بھی شرف حاصل کیا۔ صاحبِ تصنیف تھے۔ مختلف علوم و فنون پر مختلف کتب تحریر فرمائیں۔ جن میں البنبراس، شرح عقائد، جمالیہ، ایمانِ کامل، مرام الکلام، لغم الوجیر، الناھیہ، الاکسیر، سر مکتوم، سر السماء، کوثر النبی مشہور کتابیں ہیں۔ آپ ۴۸۰ علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ والیٔ ملتان نواب مظفر خان کے طبیب خاص تھے۔ آپ حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و شاگرد تھے۔ اور وہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ جن کے ذریعے سلسلہ عالیہ چشتیہ کو پنجاب میں بہت زیادہ فروغ ہوا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے علمِ لدنی سے مالا مال کیا۔ آپ نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے بھی فیض حاصل کیا۔ مشہور ہے کہ اگر کوئی کمزور یا کم فہم طالب علم آپ کے مزار پہ حاضری دے اور وہ دو

Marfat.com

رکعت نماز دوگانہ ادا کرے اور فاتحہ پڑھکر آپ کی روح کو ایصالِ ثواب پہنچائے تو وہ کند ذہن نہ رہ سکے گا۔ اِس کا مرضِ نسیان دُور ہو جائے گا۔

آپ موضع پرہاراں (پرہار غربی) تحصیل کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ میں رہائش پذیر تھے اور وہاں درس دیا کرتے تھے۔ آپکا وصال ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار غیر پختہ ہے۔ آپ کی علمی شخصیت پر بے شمار اہلِ علم حضرات تحقیق کر رہے ہیں۔

۵۔ حضرت سیّد زاہد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ اپنے شیخ کے بہت زیادہ معتقد اور مریدِ صادق تھے۔ آپ نے اِن کے حالات و ملفوظات کا مجموعہ "اسرار الکمالیہ" کے نام سے مرتب فرمایا۔ جس میں آپ رقمطراز ہیں کہ میں حضرت کے حکم سے امامت کرتا۔ اور آپ میرے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ آگے بیان فرماتے ہیں۔ جب حضرت کا وقت قریب آیا آپکی زوجہ روتی ہوئی آئیں اور عرض کی کہ مجھے کس کے سپرد کر کے جا رہے ہیں۔ تو حافظ صاحب نے فرمایا۔ اپنے فرزند سیّد زاہد شاہ کے سپرد! اب تو کسی قسم کا فکر نہ کر اور مجھے فرمایا کہ تم اِن کے فرزند ہو۔ میں نے یہ قبول کیا تو حافظ صاحب بہت خوش ہوئے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بڑے خلیفہ خواجہ خُدا بخش خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ تمہاری حضرت کے تجہیز و تکفین کے متعلق کیا رائے ہے۔ میرے مشورے سے سب نے اتفاق کیا کہ جہاں حضرت کا وصال ہوا۔ وہیں پر دفن کیا جائے۔ میں نے قبر بنائی۔ اور حضرت خواجہ خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تجہیز و تکفین کے بعد ہم نے تمام سامان مائی صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا جو حضرت قبلہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اہلِ پردہ سے تھیں۔

قبلہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات میں سے کچھ تبرکات مائی صاحبہ نے خواجہ خیر پوری کو اور کچھ مجھے عنایت فرمائے۔ اِس کے بعد خواجہ خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پیراہن دیا۔ سند کیا اور تجدیدِ بیعت فرمایا۔ ظاہری و باطنی علوم سے مرحمت فرما کر ورد و وظائف سے مستفید کیا۔

حضرت سیّد زاہد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال

Marfat.com

کے بعد حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسبِ فیض حاصل کیا اور کوٹ اُدّو کے قریب ٹھٹھی حمزہ (سنانواں) میں قیام فرما کر عوام الناس کو فیوض و برکات سے مستفید کیا۔

۵ ذی القعدہ ۱۲۵۶ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

۶۔ حضرت علامہ سید اللہ بخش شاہ کاظمی کہیری المُلقب پناہِ عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پناہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے ۱۸ برس تک اپنے شیخ کامل کی صحبت میں گزارا۔ اور ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے۔ اِس کے علاوہ آپ نے ۱۴ اساتذہ سے مختلف علوم حاصل کیے۔ عربی فارسی، سرائیکی پر عبور رکھتے تھے۔ لوائح جامی، مرقع کلیمی، کشکولِ کلیمی کا درس بھی اپنے مرشدِ ارشد سے حاصل کیا۔ اور آپ کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے بھی فیض حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپکا شمار اُن بزرگوں میں ہوتا ہے جن پر حالتِ سکر میں شطحات وارد ہوئیں۔

آپ کی تصنیف "ہدیہ فرق غوریہ" کا ایک نسخہ (قلمی) اور ابیات کا مجموعہ (قلمی) صاحبزادہ ابُو ناصر محمد شاہ جہان شاہ پناہ عالمی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ جنہوں نے آپ کے مکمل حالات و واقعات اور ملفوظات "رموزِ عارفانہ" کے نام سے جمع کیے ہیں۔

آپ کا وصال بمقام قریہ حاجی پور شریف موضع کہیری تحصیل کوٹ اُدّو میں ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ میں ہوا۔

۷۔ حضرت امیر الاولیاء سیّد نصر اللہ شاہ حضوری المعروف امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید درویش محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ جب آپ کا طلوع تولد ہوا۔ تو ۲۳ ماہ ۱۰۲۸ھ رمضان تھا۔ آپ ۲۲ رمضان سے لیکر یکم شوال تک دِن کو اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔

جب آپ دس سال کے ہوئے تو دِل میں خیال آیا کہ یہاں ہمارے بزرگوں کا مسکن ہے۔ اِس جگہ کی زمین پختہ ہے۔ ریتلی نہیں ہے۔ پیشاب کرتے وقت پھنگاریاں اڑتی ہیں۔ اور پاؤں پر پڑتی

Marfat.com

ہیں۔ جس سے عذاب فرقہ کا اندیشہ ہے۔ اس جگہ آپ کو رہنا
پسند نہ آیا اس لیے آپ وہاں سے چل پڑے۔ اور اس جگہ قیام فرمایا جہاں آپ کا مزار ہے۔
یہاں پر مٹی کا ایک ڈھیر ہے۔ اس جگہ پر قبل ازیں حضرت شاہ عنایت اللہ حسنی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
جو کہ ولی کامل تھے۔ اور کئی چلے کر چکے تھے اور یہیں پر واصل باللہ ہوئے تھے۔ جن کا شکستہ ریختہ
مزار بھی اسی جگہ موجود ہے۔

جب امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس ڈھیر پر پہنچے تو کیا دیکھا۔ کہ انوارِ الٰہی کی تجلیات اور رحمتِ
خداوندی کے لمعات برستے ہیں۔ آپ اسی جگہ پر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہنے لگے۔

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو ذکر و فکر میں مزید انہماک اختیار
فرمایا۔ تو علاقہ کے لوگوں میں تقویٰ ولایت کا چرچا پھیل گیا۔ اور آپ امیر شاہ کے لقب سے معروف
ہوئے۔ جو آپکو اپنے والدِ ماجد کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ آپکے کمالات کا چرچا دُور دُور تک پھیل
گیا۔ تو سندھ کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کو دادو پھلچی آنے کی دعوت دی۔
دریں اثنا آپ نے اس علاقے میں حضرت مخدوم نوح ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا چرچا سنا۔
جو حضرت سخی شہباز قلندر کے آستانے کے قریب رہائش پذیر تھے۔

حصولِ فیض کیلئے آپ نے اِن کا دامن تھام لیا۔ دادو پھلچی کے قریب جو جگہ اب "پیر د
میرو تھلہ" کے نام سے مشہور ہے۔ آپ وہاں سے پا پیادہ حضرت مخدوم نوح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
میں جایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ واپس اپنے وطن تشریف لائے اور ۱۱۰۰ھ میں آپ
نے وصال فرمایا۔ آپ کی نسل سے ایک بزرگ حضرت کرم حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ابن سید قطب الدین
شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جن کے قبلہ مولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گہرے دوستانہ
تعلقات تھے۔ پیر کرم حسین شاہ صاحب نے دائرہ دین پناہ میں مولوی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے علمِ دین
پڑھا اور حضرت خواجہ محمد الدین اویسی سیرانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے اسی برس
کی عمر میں وفات پائی۔

آپ کا وصال ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ میں ہوا۔ اور آپ بستی امیر شاہ میں
دفن ہوئے۔

Marfat.com

باب ۳

اے ڈھڈی:۔ ڈھڈی سنسکرت کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے کروٹ کا راجہ کا مدیو۔ راجہ کرن کے بعد مارواڑ کا حکمران ہوا۔ جس کا ایک فرزند راجہ ڈھڈی ہے۔ جس سے ڈھڈی گوت موسوم ہوئی بعض نے جس کو ڈھونڈی، ڈھوڈی، دھوڑی، ڈھڈی، ڈڈی راجپوت اور بعض نے جے ڈھوٹ درج کیا۔ راجہ ڈھڈی ستلج کے بعد پار ریگستان میں بطورِ راجگان حکومت کرتا تھا۔ جس کا فرزند مینوں پال اور چترمین پکل ہوئے۔ مینوں پال کا فرزند نیچرا اور اس کا فرزند کھمیر یا کھمن ہوا۔ جس سے راجہ ادھے پال، رائے وسیرا در رائے رتھ ہوئے۔

موضع کھوت وال میں خاندانِ ڈھڈی کی عرصہ دراز حکومت رہی۔

سنہ ۷۴۸ بکرمی بمطابق سنہ ۶۵۰-۵۱ بمطابق سنہ ۳۰ھ میں برصغیر کے صوفی اوّل غازی شہید حضرت دیوان چادلی مشائخ المعروف باباحاجی شیر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد راجہ مہی پال ڈھڈی بُدھ مذہب کے معتقد تھے۔ اور راجہ داہر کے تعلق دار تھے۔ آپ کا وصال سنہ ۱۳۱ھ میں ہوا۔ آپ کے مزار پُر انوار پر بڑے بڑے صاحب کمال بزرگ حضرت بابا فرید شکر گنج حضرت شیر شاہ سیّد جلال الدین بخاری، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی اور حضرت شہباز قلندر حاضر ہو کر کسب فیضان کرتے رہے۔ اب تک یہ مقام مرجع عوام ہے اور منبع فیوض انام ہے۔

(اولیائے ملتان صہ ۲۰۴)

منٹگمری گزیٹر سنہ ۱۹۰۴ء اور ملتان گزیٹر سنہ ۱۹۰۴ء کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈھڈیوں کے کچھ خاندان بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر مسلمان ہوئے۔

Marfat.com

۲۔ مولوی کریم بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رشتہ میں قبلہ مولوی خدا بخش ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں تھے۔ آپ موضع کھائی میں حضرت علامہ مولوی عبدالعزیز ڈھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ متقی پرہیزگار بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے ہی خاندان کے بزرگوں سے تعلیم حاصل کی۔ آپ نے مہار شریف کے بزرگوں سے فیض حاصل کیا اور حضرت خواجہ کمال الدین مہاروی سے بیعت ہوئے۔

آپ ظاہری اور باطنی علوم میں اہلِ ارشاد تھے۔ کوٹ اڈو کے قرب و جوار میں اور اس کے علاوہ علاقہ احسان پور (بیٹ) میاں والہ، خندووالہ، کارلووالہ میں اپنے فیوضات سے عوام کو مستفید کرتے رہے۔

آپ کے تقویٰ کا یہ عالم ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک بڑھیا اپنے بچوں کو آپ کے پاس تعلیم دلوانے کیلئے لائی۔ ان کا والد فوت ہو چکا تھا۔ اس بوڑھی عورت نے آپ کو امانت سونپی اور کہا میرے بچوں کو جوان ہونے پر یہ امانت دے دینا۔ آپ اٹھارہ برس تک باپ بن کر ان کی پرورش کرتے رہے اور ان کو تعلیم دیتے رہے۔ اس کے علاوہ ان کی امانت کی حفاظت کرتے رہے آخر کار جوان ہونے پر اُن کی امانت لوٹا دی۔ ایسا ہی اثر آپ کی تعلیم میں پایا جاتا۔

آپ کا وصال کوٹ اڈو میں ہوا۔

Marfat.com

۳۔ قاضی سُلطان محمود گوراہ

علوم فقہ و حدیث و تفسیر صرف نحو منطق و معانی میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ نے کوٹ اَدّو میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ بہت لوگ دور دراز علاقوں سے علوم متداولہ اور فنونِ مروجہ کی تحصیل کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ فیض یابی کے بعد واپس اپنے علاقوں کو چلے جاتے اور اشاعتِ دینِ اسلام و درس و تدریس میں مشغول ہو جاتے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ حج پر تشریف لے گئے۔ مسجدِ نبوی میں ایک معلم درس دے رہا تھا۔ دورانِ درس ایک پیچیدہ مسئلہ درپیش آیا۔ معلم نے کہا اگر آپ مجھے مُطمئن نہیں ہو سکتے تو ہندوستان میں قاضی سلطان محمود آپکو سمجھا سکتا ہے۔ اتفاق کی بات ہے۔ آپ مسجدِ نبوی میں، موجود تھے جب اپنا نام سنا تو معلم سے اجازت حاصل کی اور وہ دقیق مسئلہ جس پہ گفتگو ہو رہی تھی حاضرین کو سمجھایا۔ آپ اکثر مسائل میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ آپ علم کے لحاظ سے حضرت مولانا عبدالعزیز پرہارویؒ کی مثل تھے۔ جنہوں نے ضلع ملتان اور مظفر گڑھ کی سرزمین میں علمِ دین کی اشاعت کی اور درس جاری کیئے۔ آپ کا مزار ٹھٹھی حمزہ میں زیارت گاہ خلائق ہے۔ [۵]

۴۔ حضرۃ خواجہ محمد عارف مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد عارف مہاروی، آپ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ اور خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ مصنف "گلشنِ ابرار" کے پوتے تھے۔ جو اپنے اجدادِ امجد حضرت حافظ خواجہ فرید رحمۃ اللہ علیہ ابنِ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ ابنِ خواجہ نور محمد قبلہ عالم مہاروی کے خلیفہ تھے۔ آپ نے علومِ ظاہری مہار شریف اور چشتیاں شریف میں حاصل کیا۔ مولوی عمر بخش خیر پوری اور مولوی امام بخش مہاروی کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خواجہ محمد عارف مہارویؒ ابن کریم بخشؒ ابن امام بخشؒ ابنِ خواجہ غلام فریدؒ ابن خواجہ نور احمد ابنِ خواجہ نور محمد مہارویؒ قبلہ عالم (ماخذ: مناقب المحبوبین)

۵۔ مناقب المحبوبین، ص ۱۲۶ — ۱۲۷ — ۱۳۸ (فارسی مخطوطہ)

۶۔ مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیاء جلد اوّل ص ۴۹۸

Marfat.com

خواجہ گل محمد احمد پوری تکملہ سیر الاولیاص ۴۵ (فارسی منشور)

باب ۴

۱؎ حاجی نجم الدین سلیمانی مناقب المحبوبین ص ۵۶-۵۸ فارسی منشور
۲؎، ۳؎ محمد حفیظ الرحمٰن حفیظ بہاولپوری شعاعِ نور ص ۴۵، ۴۶
۴؎ ایضاً ص ۵۱، ۵۹ ملفوظات
۵؎ خواجہ امام بخش مہاروی گلشنِ ابرار ص ۳۸
۶؎ ایضاً ص ۴۸
۷؎ حاجی نجم الدین سلیمانی: مناقب المحبوبین (ترجمہ تلخیص و ترتیب)
پروفیسر افتخار احمد چشتی ص ۱۲۱
۸؎ نواب غازی الدین خان مناقب فخریہ ص ۱۵
۹؎ حاجی نجم الدین سلیمانی مناقب المحبوبین ص ۱۳۷

۱۰؎ حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ خدا بخش بن قاضی جان محمد ۱۱۵۰ھ میں موضع تلنبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا پدری سلسلہ نسب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

خاندانی روایات کے مطابق اس خاندان کے افراد محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ برصغیر میں وارد ہوئے۔ جو کچھ عرصہ سندھ میں مقیم رہ کر ملتان میں آ گئے۔

خواجہ خدا بخش خیر پوری نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ بزرگوار سے حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ التعلیم کے لیئے دہلی چلے گئے۔ وہاں پر مدرسۂ رحیمیہ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا۔ حصولِ تعلیم کے بعد وطن مالوف آئے اور اپنے والدِ ماجد کی حیات تک وہیں رہے۔ اس کے بعد ترکِ سکونت کر کے ملتان آ گئے۔ اور چالیس سال تک دہلی دروازہ ملتان کے اندر مسجد میں بیٹھ کر تدریسی خدمات انجام دیں۔

Marfat.com

آپکے متعلق برخوردار ملتانی لکھتے ہیں۔

"کشف وکرامات از حد بیاں واحصار بیرون است"

ملتان میں سکھوں کے حملے سے علمی ماحول غارت ہوگیا تھا۔ تو آپ دل برداشتہ ہوکر ملتان سے خیرپور (ضلع بہاولپور) منتقل ہوگئے آخری عمر میں استغراق کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ان کے علمی آثار میں مندرجہ ذیل معلوم ہوسکے ہیں۔

۱۔ رسالہ توفیقیہ (فارسی) وحدت الوجود پر معروف رسالہ ہے۔

۲۔ رسالہ ذوقیہ (فارسی) غیر مطبوعہ

۳۔ مجموعہ فتاویٰ، لواحقین کے پاس محفوظ ہے۔

خواجہ صاحب مرجع عوام تھے۔ فقہی معاملات میں عوام ان سے رجوع کرتے تھے۔ اور آپ ممکن تحقیق کے بعد جواب دیتے تھے۔ ان کے علم وفضل کے پیشِ نظر خواجہ گل احمد محمد پوری نے لکھا۔

"یک نسیم از گلزارِ معانی بیان او شان کردن قطراتِ امطار یا امواج بحار شمردن است"

آپ نے سلسلۂ عالیہ چشتیہ کی توسیع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ صدہا افراد نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ خواجہ امام بخش مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی تاریخ وصال ۱۲۵۰ھ نقل کی۔ آپ کا عرس ۲۸، ۲۹، ۳۰ محرم الحرام کو منعقد ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مبارک خیرپور ٹامے والی (بہاولپور) میں مرجع خاص وعام ہے۔

۱۱؎ خواجہ امام بخش صاحب گلشنِ ابرار ص ۳۷

۱۲؎ ایضاً ص ۱۲۶

۱۳؎ حضرت خواجہ امام بخش رحمۃ اللہ علیہ مہاروی مؤلف گلشنِ ابرار (فارسی)

آپ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے اور حضرت صاحبزادہ حافظ غلام فرید ثانی (خاصہ والا) کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے ۱۴ برس کی عمر سے ہی

Marfat.com

تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کردیا۔ آپ کی تصنیفات مخزنِ چشت، مکتوبات، دیوان عابر، گنج گنج ہیں جو قلمی صورت میں آپ کی اولادِ امجاد کے پاس موجود ہیں۔ آپ کی ایک اور مشہور و معروف فارسی تصنیف جو آپ نے اپنے خاندان کے حالات پر مشتمل ہے وہ گلشنِ ابرار ہے جس کا اردو ترجمہ "حدیقۃ الاخیار" کے نام سے صالح محمد صالح ادیب تونسوی نے شائع کروایا۔ سالِ ترجمہ ۱۳۶۱ھ بیان کیا جاتا ہے۔ مخزن چشت شائع ہو چکی ہے جو آپ نے ۱۲۷۷ھ میں لکھی تھی

حضرت خواجہ امام بخش مہاروی حضرت خواجہ خدا بخش چیرلپوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ اپنے شیخ کے وصال کے بعد ان کے مزار پر جا کر ان سے ہمکلام ہوا کرتے تھے۔ اور ہر بات کا جواب پاتے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۲۴۲ھ اور وفات ۲۰ صفر ۱۳۰۵ھ میں ہوئی

قطعہ وصال

بہر تاریخ وصالش پرسم از ہاتف ندا — از صدوش عیب آمد نظیر لطف اللہ

۱۳۰۵ھ

باب ۵

لہ کمانگروں والی مسجد کو قبلہ مولوی صاحب نے دوسری مساجد پر اس لیے ترجیح دی کیونکہ اس کے قرب و جوار میں بزرگانِ دین کے مزارات ہیں۔ جو بخارا کے سادات سے تعلق رکھتے ہیں ان میں حضرت سید نہنگ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید ولی سلطان شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید مٹھن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہیں جو سہروردی سلسلے کے بزرگ ہیں۔ قبلہ مولوی صاحب نے ان کے مزارات سے فیض حاصل کیا

۲ھ اس بازار کا نام طباخی بازار سے بدل کر سید مٹھن شاہ بخاری کی نسبت سے بخاری بازار رکھا ہے۔

۳ھ ہفت روزہ الہام بہاولپور ۷ اپریل ۱۹۸۵ء

۴ھ **بی بی حاجن رحمۃ اللہ علیہا** آپ کی ولادت ۱۹۰۴ء میں ہوئی۔ آپ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لختِ جگر تھیں اور اپنے والد کی طرح نیک سیرت اور عبادت گزار تھیں۔ آپ نے قرآنِ مجید کے علاوہ مذہبی تعلیم گھر

Marfat.com

پر ہی اپنے والدین سے حاصل کی۔ آپ اکثر رات کا بیشتر حصہ یادِ الٰہی میں گزارتی تھیں۔ آپ دو مرتبہ زیارت حرمین طیبین شریفین کیلئے تشریف لے گئیں۔ اِسی وجہ سے بی بی حاجن مشہور رہوئیں۔ آپ نے بے شمار بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دی۔ آپ بہت رحم دل اور خدا ترس خاتون تھیں آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ نے فریضۂ حج ادا کرنے کیلئے کچھ رقم بنک میں جمع کرائی تھی۔ حج کے موقع پر جب آپ نے وہ رقم نکلوائی تو بنک کی طرف سے اصل زر کے ساتھ سود کی رقم بھی آپکو دی گئی آپ نے یہ کہہ کر سود کی رقم لینے سے انکار کر دیا کہ میں نے بنک میں رقم بطورِ امانت رکھی تھی۔ میں امانت کے ساتھ سود نہ لوں گی۔ سود لینا دینا لیسے بھی حرام ہے۔ اور امانت پر اس سے بڑھکر گناہ ہے۔ آپ نے یہ کہہ کر وہ رقم لوٹا دی۔

آپ کے والدِ ماجد نے آپ کی شادی غلام حیدر ماڑھا نامی ایک ایسے شخص سے کر دی۔ جو بہت ہی غریب اور مسکین تھا۔ ایک دفعہ غلام حیدر ماڑھا قبلہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی غریبی اور مسکینی مقدر بن چکی تھی۔ قبلہ مولوی صاحب کو اس پر ترس آیا تو اسے اپنی دوکان پر کام کرنے کیلئے رکھ لیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ غلام نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ قبلہ مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے۔ تو ان کی نگاہ غلام حیدر پر پڑی قبلہ مولوی صاحب سے دریافت کیا یہ کون ہے۔ قبلہ مولوی صاحب نے ان کے لاوارث ہونے کا ذکر کیا۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب آپ اپنی صاحبزادی اس کے نکاح میں دے دیں۔ حضرت خواجہ صاحب کے ارشاد پر بی بی حاجن کا نکاح قبلہ مولوی صاحب نے غلام حیدر سے کر دیا۔ اس سے آپ کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ بمطابق ۴ نومبر ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بوقت بعد نمازِ عصر آپ کے گلے میں پھندا ڈال کر شہید کر دیا گیا۔

آپکو قبلہ مولوی صاحب کے مزار کے قریب دفن کیا گیا۔

Marfat.com

الحاج صوفی غلام حیدر صاحب مہاروی دامت برکاتہم العالیہ

کوٹ اڈو کے معروف موجودہ صوفیوں میں ہوتا ہے۔ آپ ڈھڈی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپکا مختصر شجرہ نسب یوں ہے۔

غلام حیدر بن مولوی غلام رسول بن مولوی کریم بخش رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ آپ مولوی خدا بخش کے ماموں اور استاد مولوی کریم بخش ڈھڈی کے پوتے ہیں آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ہی خاندان کے بزرگوں سے حاصل کی۔ اس کے ساتھ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ قبلہ مولوی صاحب اور دوسرے مشائخ عظام کی صحبت میں گزارا۔ آپ نے مہار شریف کے ایک بزرگ خواجہ محمد غوث مہاروی کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور تجدید بیعت حضرت خواجہ کریم بخش مہاروی ابنِ خواجہ محمد غوث مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ آپ مخلص اور صاحبِ ذوق بزرگ ہیں۔ مختلف مذہبی اور رفاہی تنظیموں کے سرپرست ہیں۔ آپ کو مساجد، مدارس اور مزارات بنوانے کا بہت شوق ہے۔ جہاں کہیں ان کی کمی ہو یا یہ خستہ شکست و ریخت سے دوچار ہوں تو اُن کی مرمت کا کام اپنی زیرِ نگرانی کراتے ہیں۔ اب بھی کئی مدارس، خانقاہیں اور مسجدیں آپ کے زیرِ سایہ چل رہی ہیں۔

آپ ہر روز صوفی محمد بیاض سونی پتی مدظلہ العالی کے ساتھ کسی نہ کسی مسجد میں محفلِ ذکر کراتے نظر آتے ہیں۔ آپ کے بنوائے ہوئے مدرسہ شمس العلوم سے ہر سال جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس بڑے تزک و احتشام کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی گیارہویں شریف اور حضرت سیدنا خواجہ معین الدین رحمہم اللہ علیہم کی چھٹی شریف کے موقع پر آپ بڑی بڑی محافل کا اہتمام کرتے ہیں۔

یہ سب باتیں جو آپ میں پائی جاتی ہیں۔ یہ بزرگانِ دین کی صحبت کا اثر ہے۔

Marfat.com

صوفی محمد بیاض سونی پتی مدظلہ

قبلہ حاجی غلام حیدر مدظلہ کے تعاون سے سونی پت علاقہ کے ایک بزرگ
ب صوفی بیاض صاحب نے سلسلہ عالیہ چشتیہ کا فیض جاری کیا ہوا ہے۔ یہ سب
رت حاجی صاحب کی توجہ کا اثر ہے کہ بیاض صاحب پر چشتی عقائد و نظریات کا غلبہ
ے جو آپ کے رگ و پے میں سمو چکے ہیں۔ موصوف ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتے
ں آپ کے خاندانی حالات کتاب "یادگار" میں درج ہیں جو آپ کے بھائی لیفٹیننٹ
عد ایاز خاں ندیم نظامی صاحب نے ڈیرہ نواب صاحب سے شائع کی ہے بیاض صاحب
باہد کشمیر ہیں۔ تمغہ خدمت پاکستان دفاع ۱۹۴۸ء حاصل کر چکے ہیں بلند پایہ شاعر اور
دیب ہیں۔ احساس کے انداز، انوار عزیزیہ، نذر و نیاز، نذرانہ عقیدت، رہنمائے
لکین جیسی معیاری کتابیں لکھ چکے ہیں۔ آپ کے بارے میں برصغیر کے معروف بزرگ
ناعر، صحافی، ادیب حکیم عبدالمجید راحی صاحب لکھتے ہیں۔

بیاض اک شاعر رنگیں نوا ہے کوٹ ادّو میں
اگر یہ بھی نہ ہو تو کیا دھرا ہے کوٹ ادّو میں

آپ کی دینی، ادبی اور سماجی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیاض اکیڈمی
کا قیام عمل میں آیا ہے آپ کو اپنے مُرشد کریم خواجہ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ
وادی عزیز شریف کے علاوہ متعدد مشائخ نے خلافت و عنایات سے نوازا ہے
جن میں خواجہ محمد معصوم صاحب موہری شریف، خواجہ اللہ یار نیازی صاحب اور
سیّد فتح علی شاہ چشتی نظامی سجادہ نشین حضرت سیّدنا امام ناصر الدین شہید
سونی پتی رحمتہ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

حرفِ آخر

انجمن علمائے اولیاء اللہ کوٹ ادّو کی طرف سے ان سب کرم فرماؤں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں معاونت فرمائی خصوصی طور پر حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرلنسری مدظلہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی توجہ خاص اور نظر التفات سے یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی آپ نے نہ صرف معاونت فرمائی بلکہ فقیر کی درخواست پر سخنان چند بھی تحریر فرمایا ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ سلک اہلسنت پر قائم و دائم رکھے اور انہیں زیادہ توفیق عطیتی دے کہ وہ نوجوانانِ اہلسنت کو اپنے تبلیغی اور اشاعتی کاموں میں ترغیب و توجہ دلاتے رہیں۔

اس کتاب کو غلطیوں سے منزہ رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ تاہم قارئین کوئی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع کریں۔ اور نقاد کی حیثیت سے اپنے مفید مشوروں سے آگاہ کریں شکریہ

متین کاشمیری
بخاری بازار کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ

Marfat.com

۷۸۶

عہدیدارانِ انجمن غلامانِ اولیاء اللہ کوٹ ادو

سرپرستِ اعلیٰ : قبلۂ عالم حضرت خواجہ کریم بخش صاحب چشتی مہاروی

سرپرست : حاجی غلام حیدر صاحب چشتی مہاروی

صدر : حضرت خواجہ صوفی محمد بیاض صاحب سوُنی پتی

نائب صدر : صوفی شیخ احمد صاحب

ناظمِ اعلیٰ : حضرت مولانا قاری عبدالرسول صاحب چشتی مہتمم مدرسہ شمس العلوم کوٹ ادو

نائب ناظم : حضرت مولانا حافظ فیض احمد صاحب باوری خطیب جامع مسجد لکہ والہ

جنرل سیکرٹری : متین کاشمیری

جوائنٹ سیکرٹری : عابد محمود صاحب ندیم چشتی

سیکرٹری نشر و اشاعت : حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد دیوان والی

خزانچی : صوفی محمد ظفر صاحب سعیدی

نائب خزانچی : صوفی محمد شہباز مصطفےٰ شاہجمالی

مجلسِ عاملہ : صوفی گلستان احمد شاہ دارثی، صوفی محمد سرفراز صاحب عزیزی
صوفی نصیر خالد تونسوی، صوفی محمد صابر شاہجمالی، صوفی محمد طاہر علی باوری
محمد بلال فیضی شاہجمالی، حاجی محمد سلیم ریاض، سید عباس
الحاج یاقوت حسین گوشہ، الحاج محمد شباز ڈوگر، الحاج اللہ یار مہاروی
صوفی افتخار احمد صوفی

Marfat.com

انجمن غلامانِ اولیاء اللہ کورٹ اڈو کے

اغراض و مقاصد

(۱) سیاسی و فرقہ وارانہ گروہ بندی سے بالاتر رہ کر رضاءِ الٰہی کیلئے سرگرم عمل رہنا
(۲) مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کرنا۔
(۳) اولیاءِ کرام کے مشن کی تبلیغ کرنا۔ اور اس کو جاری رکھنا۔
(۴) مکانات، مساجد، مزارات، مدارس پر محافلِ میلاد پاک، گیارہویں شریف قرآن خوانی، نعت خوانی، محفلِ ذکر، ختم خواجگان، عرائس، محافلِ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ملی تقاریب کا انعقاد کرنا،
(۵) بزرگانِ دین کے عرائس منانا اور اُن میں شرکت کرنا۔
(۶) اپنی استطاعت کے مطابق خدمتِ خلق کرنا۔
(۷) اتحاد بین المسلمین کیلئے کوشاں رہنا۔
(۸) دیگر امور جو ملک و ملت کی بہتری کیلئے ہوں سرانجام دینا۔

ممبرشپ کیلئے شرائط

(۱) ہر عاقل، بالغ مسلمان فرد اس کا ممبر بن سکتا ہے۔
(۲) محافل کے آداب و نظم و ضبط کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہوگا۔
(۳) پنجگانہ نماز کی ادائیگی ضروری ہوگی۔
(۴) ہر ماہ میں چاند کی تاریخ کے حساب سے ایکدن اپنے گھر میں محفلِ ذکر منعقد کروانی ہوگی۔
(۵) بزرگانِ دین کے اعراس کے سلسلے میں جو کام ذمہ لگایا جائے وہ بخوبی سرانجام دینا ہوگا

Marfat.com

(۶) ہر ماہ حسبِ استطاعت چندہ دینا ہوگا۔
(۷) اِن کاموں سے اجتناب کیا جائیگا جو انجمن ہٰذا کیلئے بدنامی کا باعث ہوں۔
(۸) انجمن ھٰذا کے کسی بھی پروگرام میں پابندئ وقت لازمی ہوگی۔

(نوٹ) ممبر بننے پر انجمن ہٰذا کی طرف سے ایک عدد سبز ٹوپی اور فریدی رومال عنایت کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

آہ صد آہ !

زیر نظر رسالہ فیضانِ نور کی کتابت کاتب صاحب کی مصروفیات کے باعث بر وقت مکمل نہ ہو سکی اور اس کے مؤلف راہی ملکِ بقا ہو کر لاہور کے مشہور بزرگ حضرت ایشاں نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ مزار کے اندر محوِ خواب ابدی ہو گئے

حضرت میاں اخلاق احمد رحمۃ اللہ علیہ بہت بلند اخلاق اور ذی علم شخصیت تھے اللہ تعالیٰ ان کے مدارج بلند فرمائے۔ آمین !

آپ کی وفات حسرت آیات پر جناب ابو الطاہر فدا حسین فدا صاحب ماہنامہ مہر و ماہ لاہور نے جو قطعہ تاریخ کیا ہے درج ذیل ہے ۔

قطعہ تاریخ وصال

گرامی قدر میاں اخلاق احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۰۸ھ

چرخِ کہن بھی آہ جو غمگیں ہے بے طرح
خاموش آج کس کی ہوا زندگی کا ساز
بیگانۂ وفا اسے کیوں کر نہ سب کہیں
ہر آن زندگی کی اجل سے ساز باز
دارِ فنا سے آج وہ ناگاہ چل بسے
دنیائے علم و فضل میں تھے جو کہ سرفراز
شام و سحر دعا مری ان کے لئے ہے یہ
عفو و کرم سے ان کو نوازے وہ بے نیاز
سالِ وفات از سرِ القا کہو فدا
جنت مکیں آج ہیں اخلاق پاکباز

۱۴۰۸ھ + ۱ = ۱۴۰۹ھ

Marfat.com

کتابیات

۱) خزینۃ الاصفیاء جلد اوّل و دوم از مفتی غلام سرور قادری لاہوری

۲) اخبار الاخیار از شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۳) تاریخ مشائخ چشت از پروفیسر جناب خلیق احمد نظامی صاحب ایم اے

۴) تذکرہ اولیاء اللہ اورنگ آباد از میر نذر علی درد کاکوروی

۵) تذکرۃ الفقراء از مرزا احمد اختر دہلوی

۶) مناقب فخریہ تالیف غازی الدین خان نظام (فارسی)

۷) اردو ترجمہ فخر الطالبین و مناقب فخریہ از میر نذر علی درد کاکوروی

۸) سلسلۂ مذہب از محمد احتشام الدین

۹) تکملہ سیر الاولیاء از گل محمد احمدپوری

۱۰) ترجمہ تکملہ سیر الاولیاء از مسعود حسن شہاب بہاول پور

۱۱) گلشنِ ابرار از خواجہ امام بخش صاحب

۱۲) مناقب المحبوبین از حاجی نجم الدین چشتی

(۱۳) نافع السالکین از جناب امام الدین صاحب

(۱۴) خلاصۃ الفوائد از مولوی محمد عمر سیفلپوری

(۱۵) انوارِ جمالیہ مؤلف حافظ عبدالعزیز پرہاروی

(۱۶) تتمہ کتاب آداب الطالبین از محمد عبدالحمید چشتی سلمانی

(۱۷) ترجمہ مناقب المحبوبین از پروفیسر افتخار احمد چشتی (اردو)

(۱۸) ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید از مولانا رکن الدین (فارسی)

(۱۹) فوائد الفوائد فارسی حضرت حسن دہلوی

(۲۰) سیر الاولیاء (فارسی) مصنفہ سیّد امیر خورد کرمانی

(۲۱) ملفوظات "انیس الارواح"

(۲۲) ملفوظات "دلیل العارفین"

(۲۳) ملفوظات "راحت القلوب

(۲۴) خیر الافکار از مولوی محمد گہلوی

(۲۵) ضلع مظفر گڑھ گزیٹیر ۸۴-۱۸۸۳ء

(۲۶) ضلع ملتان گزیٹیر ۱۹۰۴ء، ۱۹۲۹ء

(۲۷) تاریخ ضلع ملتان از حاکم چند

(۲۸) تاریخ ضلع مظفر گڑھ "

(۲۹) شعاعِ نور از محمد حفیظ الرحمن حفیظ بہاول پوری (فارسی)

(۳۰) الیواقیت مہریہ (عربی) از علام مہر علی چشتی

Marfat.com

(۳۱) حدیقۃ الاسرار (فارسی) از اہل بخش
بن بیر بخش شیروی

(۳۲) تذکرہ علماء و مشائخ کوٹ ادو ضلع
مظفر گڑھ (قلمی) از متین کاشمیری

(۳۳) رموز عارفانہ (قلمی) از سید محمد شاہ جہان
شاہ پناہ عالمی

(۳۴) اولیائے ملتان از فرحت ملتانی
[illegible] علمائے پنجاب از اختر راہی

(۲۶) وفا رڈھڈی سیریز ماہ فروری ۱۹۸۴ء

(۳۷) ہفت روزہ الہام بہاولپور ۷ ستمبر ۱۹۸۴ء
مضمون اسد نظامی

(۳۸) ہفت روزہ الہام بہاولپور ۷، اپریل ۱۹۸۵ء
مضمون متین کاشمیری

(۳۹) تذکرہ اکابر اہلسنت از علامہ عبدالحکیم شرف قادری

(۴۰) انوار المنسوب مترجم عبدالحکیم سعیدی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

456

Marfat.com